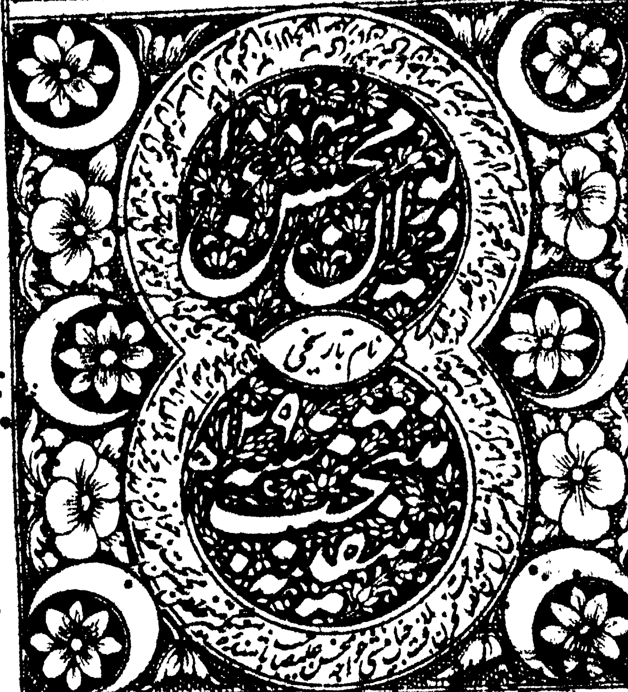
بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم



در مطبع نامی واقع لکھنؤ باہتمام حسین الوحید طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در مدح عالیجناب مستغنی الالقاب گردون سریر خورشید نظیر مریخ شوکت مشتری صولت عطارد خدم قمر حشم قبلۂ اعظم کعبۂ مکرم حضرت مولانا مرشدنا مولوی ابو محمد عبد الغفور خان بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ و ڈپوٹی کلکٹر ڈہاکہ خلد اللہ دولتہ و حشمتہ

صبحدم کل جو رہا نیند کا مجھ پر غلبا — دیر تک بستر راحت پہ پڑا سوتا تھا

دفعتاً دیکھتا کیا ہون کہ سرہانے میرے — ایستادہ ہی جوان ایک حسین و زیبا

رخ ہی وہ رخ کہ کرے مہر قیامت کو خجل — قد ہی وہ قد کہ قیامت کرے جھک کر مجرا

بسکہ حیران رہی صورت آئینہ مدام — دیکھ لے ماہ جو اوس رشک قمر کا نقشا

شعلۂ شمع صباحت تھی وہ روشن جبینی — آتش حسن سے تھا صاف بھبھوکا چہرا

دام کاکل نے کیا صید دل عالم کو — پیچ سے اوسکے کبھی کوئی نہ باہر نکلا

دیکھ کر باغ مین اوس شاخ چمن کی آنکھین — فرط گریہ سے ہوا دیدۂ نرگس اندھا

ابروؤن کی ہی عجب شان کہ سبحان اللہ — قوس گردون ہی تصدق تو ہلال اوسپہ فدا

ابرو وہ تیغ کہ کہتے ہین جسے تیغ اجل — مژہ وہ تیر جسے کہتے ہین سب تیر قضا

لب جان بخش پہ دے جان مسیحا اپنی — اور دل خضر خط سبز پہ ہو جائے فدا

لب لعلین ہے سر بیرنگ عقیقی یمنی — در دندان سے جو لے آب ہی در یکتا

پانی پانی ہو زبس شرم سے دریا مین گہر — دیکھ لیوے جو کبھی گوہر دندان کی صفا

صدف بحر لطافت ہین وہ گوش صافی / برگ گل سے کہین ہین نرم وملایم وہ سوا
دہن تنگ کے اوصاف بیان ہون کیونکر / جائے گنجائش تقریر نہین ہے بخدا
دہن تنگ پہ کیا کیا نہوئے وہم وگمان / کبھی عنقا کبھی غنچہ کبھی نقطہ لکھا
دست انور کی ضیا پر ہی تصدق خورشید / اور کف دست پہ ہی جلوۂ مہتاب فدا
دیکھ کر پنجۂ رنگین کو خجل ہو مرجان / پنجۂ مہر نہ ہم پنجہ ہوا دل سے اصلا
شمع کافوری ہے یا گردن پر نوری ہیہ / خود صفا جسکے صفائی پہ بدل ہی شیدا
شاخ بلوری تہی ساعد سیمین مین چمک / دونو بازو تھے مگر قوت بازوی صفا
سینۂ صاف ہی یا آینۂ قدرت حق / شاہد حسن کا جسمین نظر آیا جلوا
شکم صاف ہی یا موجۂ دریاے جمال / ناف ہی ورطۂ دریاے صباحت گویا
ساق روشن کی صفت مجہ سے رقم ہو نہ کبھی / شمع پروانہ بنے دیکھ لے گر اسکی ضیا
پانؤ وہ پانون اگر دیکھ لین یکدست حسین / سرفرازان جہان دین بہ تسلیم جھکا
تن پر نور پہ تھا اوسکے لباس پر زر / سر سے تھا پانون تلک نور کا پتلا گویا
یک بیک مجھ سے وہ ہنس ہنس کے لگا یون کہنے / ہی خوشی سب کو کہ دیوان ہوا شمع ترا
گو کہ اوصاف سخن سے ہی مکمل یہہ کتاب / باقی اک نقص بہت سخت ہی اسمین حاشا
تیرے اُستاد کے اُستاد جو ہین ای محسن / نہین اس نامۂ رنگین مین کہین اونکی ثنا
اون کے اوصاف بھی ہو جائین جو تحریر ابہی / پھر تو بے مثل ہو لاریب یہہ دیوان تیرا
مدحت حضرت نساخ جو ہو جاے رقم / رتبہ اس نظم کا ہو نظم ثریا سے سوا
کھل گئی آنکھہ مری سن کے یہہ باتین فورًا / بستر خواب سے مین ششدر و مضطر اٹھا
اور لیا جلد قلم ہاتھہ مین اپنے مین نے / دفعتًا مدح حضوری مین یہہ مطلع لکھا

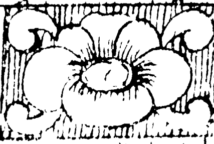
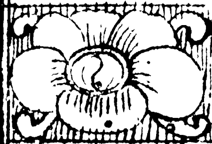


مطلع ثانی در مدح حضوری



ایفلک ماہ ملک رتبہ مبارک سیما / بحر مواج سخا ابر گہر بار عطا
آفتاب فلک قدر مہ برج حشم / سرمۂ چشم حیا غازۂ رخسار وفا

صاحب صدق و صفا حاکم کسرا انصاف | عالم و عارف با لتدو عقیل و دانا
کعبۂ قبلہ پرستان ہی رخ پاک حضور | کیون نہ اس سمت کرین اہل عقیدت سجدا
ڈوب جاے یم حیرت مین کیون بحر کا لب | دیکھ لے آپ کی گر طبع رسا کا دریا
آپ کی بحر طبیعت کے مقابل لاریب | ایک قطرہ سے بھی کمتر ہین یہہ ساتون دریا
رشک کا نیزہ گرے قلب عطارد کو دگا | وقت تحریر اگر آپ کا دیکھے خاما
دست مریخ مین ٹھہرے گی نہ ہرگز شمشیر | آپ کی سیف زبانی کا جو پھیلا شہرا
آپکی عقل و فراست کی جو سن لے توصیف | مشتری چرخ پہ دیوے سر تسلیم جھکا
پیشوا اہل سخن کے ہین جہان مین حضرت | کیون نہ کہے آپکو عالم نہ امام الشعرا
آپ کی فکر منور کا جو چمکا خورشید | بنگیا چرخ پہ خورشید جہانتاب سہا
نور خورشید کا لمعت جا برنگ مہتاب | راے انور سے کرے وہ نہ اگر کسب ضیا
سایہ افگن ہوا گر آپ کا خورشید کرم | سنگ ریزہ ہو بہ کوہ پہ لعل حمرا
گلشن خلق سے گر آپ کی پھر اے نسیم | ہر خس و خار بہن ہو بوی گل تر پیدا
حلم مین آپ ہین گر کوہ تو رفعت مین فلک | فیض مین ابر ہین گر آپ سخا مین دریا
روح کسرا کو تہہ خاک ندامت ہو گی | عدل و نصفت کا اگر آپ کے شہرا پھیلا
مرغ سدرہ کے رسائی ہی وہان تک دشوار | ہی بلند آپکا ایوان مراتب ایسا
مجھسے کیونکر ہون بیان آپکے اوصاف جمیل | نطق کو تاب ہی انکی نہ زبان کو یارا
اب دعا خالق عالم سے یہی ہی اپنے | یعنی جبتک ہی زمین اور فلک کی ہی بنا
جبتلک دورہین ہین چرخ پہ یہہ شمس و قمر | جبتلک ہی مہ و خورشید مین تنویر ضیا
باغ آفاق مین جبتک ہی خزان اور بہار | میرے ممدوح کا ہو گلشن امید ہرا
کشت مقصد پہ برستا جا سحاب رحمت | رہی سرسبز سدا نخل تمنا انکا
رہین منصور و مظفر وہ جہان مین ہر دم | دن پہ دن اُن دن کی ترقی ہو مراتب ان شوا


اون کے احباب رہین شاد جہان مین ہر دم
ہون کے حساد رہین دہر مین پابند بلا




بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطلع دیوان ہی محسن ربِّ اکبر کی ثنا
حسنِ مطلع ہے شفیعِ روز محشر کی ثنا

مجھ سے کیونکر ہو بیان خلّاق اکبر کی ثنا
ہو بھلا ذرے سے کیا خورشید انور کی ثنا

روز و شب لکھتا ہی خامہ وصف بوبکرؓ و عمرؓ
اور کرتا ہے رقم عثمانؓ و حیدرؓ کی ثنا

بعد وصفِ چار یارِ باصفائے مصطفیٰ
کیجیے تحریر ہر دم آلِ اطہر کی ثنا

جبتلک گویا ہی محسن سحر منہ مین زبان
ہی مرے وردِ زبان شبیر و شبر کی ثنا

لکھا ہی وصف جو اس حور وش کے روی رنگین کا
لقب ہی گلشن جنت مرے بیاض مضامین کا

جہان پر رعب چھایا ہی تری چشم غزالین کا
ہر یک شیر نیستان پر ہی عالم شیر قالین کا

تماشا کر رہا ہون مین گل رخسار رنگین کا
نہ کیونکر دامن نظارہ ہو دامان گلچین کا

تماشا بن گیا ہر یک حباب بحر پانی مین
پڑا انسایہ جو دریا مین ترے لب ہاے شیرین کا

شمیم مشک اذفر سے معطر ہو گیا عالم
کھلا عقدہ جو مجبن یار کے گیسوے مشکین کا

فراق یار مین بے طور ہی نقشہ مرے دل کا
جسے منظور ہو دیکھے تڑپنا مرغ بسمل کا

دلا بحر محبت ہی عجب دریاے بے پایان
پتا کوسون تلک ملتا نہین ہی جسکے ساحل کا

ابھی عید قربان کی ہمین حاصل شہادت ہو
گلے سے انکے مل جاے گلا شمشیر قاتل کا

دل دیوانۂ مجنون نکل کر بیٹھ جائے گا
ہوا سے اوڑ گیا پردا اگر لیلی کے محمل کا

لٹکتے ہین سر عشاق دیوارون پہ ہر جا
پتا تجھکو بتاتا ہون اے قاصد کسے قاتل کا

کبھی بند قبا اسکا نہ کھولا ہاتھ سے اپنے
ہوا وا ایکدن عقدہ نہ اے محسن مرے دل کا

جو ساتھ غیروں کے اونکو پیتے میان گلشن شراب دیکھا
وفور سوز الم سے جلتے دل اپنا مثل کباب دیکھا

کسیکو نالان کسیکو حیران کسیکو چشم پر آب دیکھا
تمہاری آنکھوں کی گردشوں سے جہان سارا خراب دیکھا

عجب طرح کی ہوا میں خوشبو تری پسینے کی آگئی گل
وفور خجلت سے بڑھ کے شبنم سے مینہ پتلا گلاب دیکھا

ڈرا نہ آفات روز محشر سے مجھکو بہر خدا کے عالم
غضب جدائی کا میں نے واعظ ہزار رنج و عذاب دیکھا

غضب ہے دانتوں کی آبداری کہاں ہے گوہر میں یہ صفائی
مقابل اونکی صدف میں محسن گہر کو خجلت سے آب دیکھا

ہمکنار اکدن اگر وہ لالہ رو ہو جائیگا
ای صبا سرسبز باغ آرزو ہو جائیگا

سنبل تر کی حقیقت مو بمو کھل جائیگی
سامنا تجھسے جو زلف مشکبو ہو جائیگا

تشنگی آب شہادت کی جو نہ بجھ جائے گی
تر جب آب تیغ سے قاتل گلو ہو جائیگا

دیدۂ تر سے مرے گر تو کریگا سامنا
دیکھنا اے ابر تر بے آبرو ہو جائیگا

طوق آہن مری گردن میں پڑیگا ایکدن
طوق زروان جسگھڑی زیب گلو ہو جائیگا

کوچۂ جانان میں شبکو تو نہ جا محسن مدام
دیکھ رسوائی جہان اک روز تو ہو جائیگا

سیدھی باتوں کا جواب انسے نہ ملتا الٹا
ہمنشین اپنا نہ ہوتا جو نصیبا الٹا

غش پہ غش آنے لگی دیکھ کے صورت انکی
جب ہوا نے در دلدار کا پردا الٹا

سیدھی نظروں سے ذرا دیکھ ادھر او قاتل
اب تو دم بھرنے لگا عاشق شیدا الٹا

ایسے میں مرتا ہوں وہ غیر پہ جان دیتے ہیں
اثر نقش محبت نظر آیا الٹا

کوچۂ یار کی یاد آئیں بہاریں جدم
جا کے فردوس میں محسن میں پھر آیا الٹا

ترا گیسوے مشکین ہاتھ میں جب اے حسین آیا
میں سمجھا کشور تاتار و چین زیر نگین آیا

رخ روشن ہوا پنہان جو اوسکا زلف شبگون میں
ہوا غل سنبلہ کے برج میں مہر مبین آیا

تہ تیغ دو دم میں نے جھکا دی اپنی گردن کو
وہ جب کھینچے ہوئے سر پر مرے شمشیر کین آیا

ستم پر ہے ستم ہر دم جفا پر ہے جفا یہ ہم
یہ کس بیرحم پر اپنا دل اندوہگین آیا

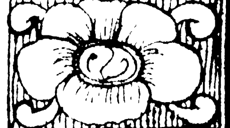
مری باتین ہوئین باد ورنہ ہرگز آپکو صاحب — عدو سے زشت خو کا آپکو کہنا یقین آیا



ثناخوان ہون جو محسن گیسوے مشکین جانان کا
جھکائے سر سے تسلیم کو خاقان چین آیا



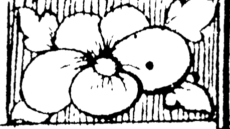
دیوانہ ہون اس دشت مین اک رشک پری کا — ہے شور جہان مین مرے شوریدہ سری کا
دیکھے جو چلن باغ مین اوس رشک پری کا — اوڑ جائے نہ کیون ہوش ہر اک کبک دری کا
لا کر گل نرگس مرے مرقد پہ چڑھا تو — اے یار مین کشتہ ہون تری خوش نظری کا
خورشید کے آنکھون کو لگے کیون نہ چکاچوند — زیب بدن یار ہوا جامہ زری کا



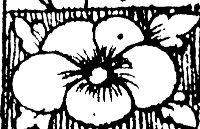
اس رشک مہ و مہر کو گر دیکھ لے محسن
احوال دگرگون ہو ہر اک حور و پری کا



تمکو جسدم عتاب مین دیکھا — اپنے دل کو عذاب مین دیکھا
رخ جانان نقاب مین دیکھا — مہر تابان سحاب مین دیکھا
اشک چشم پر آب مین دیکھا — بند دریا حباب مین دیکھا
اثر آب حیات سے بڑھکر — مین نے ساقی شراب مین دیکھا



نور اوس رشک مہ کا محسن
ماہ مین آفتاب مین دیکھا



لذت ہوتا نہ اے محسن سوئے باغ جنان اپنا — نہ ہوتا حشر مین حامی جو شاہ انس و جان اپنا
وہ بلبل ہون کہ اک مدت سے ہون قید قفس تنہا — بندھا تھا ایکدن نخل چمن پر آشیان اپنا
مین ہون اک جنس ناکارہ دلا بازار ہستی مین — خریدار اپنا ہے کوئی نہ کوئی قدردان اپنا
الٰہی اسقدر تو دے اثر تو میرے نالون مین — کہ ہو وے مہربان مجھ پر بت نامہربان اپنا



نہ ہوگا اس چمن مین کوئی بلبل مجھسا اے محسن
اوجاڑا فصل گل مین باغبان نے آشیان اپنا



نقش الفت جو ترے دلپہ بٹھایا نگیا — بزم سے تیرے رقیبونکو اوٹھایا نہ گیا
دست کاری تو بہت مانی و بہزاد نے کی — نقشہ لیکن تری صورت کا بنایا نگیا

وہ ہمین ہو جو چرائے مہر مین دیکھ کر آنکھ
ہمسے دل اپنا کسیطرح چورایا نگیا
پرزے نامہ جو کیا اوسنے تو قاصد بخشے
میرا پیغام زبانی بھی سنایا نہ گیا

اک فقط صدمۂ فرقت سے نہ اوٹھا محسن
کون سا ظلم تھا انکا جو اوٹھایا نہ گیا

لکھا ہے وصف جو مین نے سراپا حسینانکا
گمان میرے بیاض شعر پر ہے یوسفستان کا
تصور تھا جو رونے مین لب رنگین جانان کا
دکھایا رنگ اشکون نے مرے لعل بدخشان کا
پس مردن خیال آیا جو ہمکو کوئی جانان کا
ہماری قبر مین وا ہوگیا در باغ رضوان کا
لب جان بخش پر عیسی ہو گیا اک جان دیتی ہین
تصدق سامرے بھی ہو تمہاری چشم فتان کا

اجل آکے بالین پر مرے پھر جاتی ہے محسن
دم مردن تصور ہی ہوا اوس برگشتہ مژگان کا

دل ہوا شاد ان نہ اک دن بلبل ناشاد کا
فصل گل مین بھی اوسے کھٹکا رہا صیاد کا
سرو اکڑتا ہے چمن مین نہ ستی قد یہ کیا
سیدھا ہو جائے جو دیکھے قد مرے شمشاد کا
صید کر لیتی ہے مرغ دل کو بے تیر و کمان
کام سیکھا ہے نگاہ یار نے صیاد کا
رحم کر اے کافر بے دین خدارا رحم کر
اب تو صدمہ اوٹھ نہین سکتا تری بیداد کا

ہو دعا محسن کے یارب بطفیل پنجتن
بول بالا ہو مرا بھی اور مرے استاد کا

جب مرے دلکو خیال تیر مژگان ہوگیا
رونگٹا تن پر مرے خار مغیلان ہوگیا
نہ ہوا شاید کہ بلبل کے اسیری کا ادب
چاک کیون اے باغبان گل کا گریبان ہوگیا
باغبان گلشن مین دل لگنے کی صورت ہی نہین
یار کا بوٹا سا قد آنکھون سی پنہان ہوگیا
اوس لب معجز نما سے اور خرام ناز سے
مردہ زندہ ہوگیا اور زندہ بیجان ہوگیا
توڑ ڈالین کتنی ہی زنجیر ہم نے تھا یہ حال
طوق آہن ضعف مین تو گریبان ہوگیا

ملگیا ملک سخن اسکو صلہ مین لاکلام
جو کوئی استاد کا محسن ثنا خوان ہوگیا

کہوں کیا موسم گل میں چمن کا کیا تجمل تھا
کہیں لالہ کہیں سنبل کہیں تختہ گل تھا

ہوا بیہوش جو دیکھی ہے اک نظر اسکو
صنم کے چشم شہلا تھی کہ ساقی ساغر گل تھا

تو وہ گل ہے کہ تجھکو دیکھکر گلشن میں اگر
پریشاں حال بلبل تھا گریباں چاک گل تھا

کسی پرشکل پری کے ہم جو دیوانے تھے عالم میں
ہمارے جوش وحشت کا بپا آفاق میں غل تھا

شب وصل عدو کا حال کیا تم سے کہیں محسن
نہ تاب صبر تھی دل کو نہ یارائے تحمل تھا

مرادیں دل کی بر آئینگی حاصل مدعا ہوگا
خدایا دولت کافر کسی دن تو مرا ہوگا

ذکوۃ حسن اک بوسہ اگر دیدو گے تو کیا ہوگا
دعائیں تمکو ہم دینگے دو عالم میں بھلا ہوگا

بھلا کسکی عیادت کو چلے آپ ای مسیحا دم
مریض ہجر اب تک آپ کا تو مر گیا ہوگا

ادا نسے سامنے میرے جو آکر آپ بیٹھینگے
محبت کا جو حق ہوتا ہے ایصاحب ادا ہوگا

رہیگا سامنا روز سیہ کا تابکے محسن
کبھی تو طائر دل دام گیسو سے رہا ہوگا

تو جو پہلو سے مرے اوٹھ کے دلارام گیا
دل ناکام سے راحت گئی آرام گیا

میں تو کہتا تھا کہ تو ہوگا پریشاں جاکر
کوچہ زلف میں کیوں او دل ناکام گیا

بلبلیں بھول گئیں گل کیطرح گلشن میں
پے گلگشت چمن میں جو وہ گلفام گیا

اسقدر روئے سوئے کو رمثال یعقوب
تو بھی رونا نہ ہمارا سحر و شام گیا

گیسوے یار ہوئے میرے اسیری کا سبب
مرغ دل پھنس گیا محسن جو سوے دام گیا

دل و جان سے فدا ہوں میں شفیع روز محشر کا
ثناخواں ہوں ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا

جو دیکھے جوش رونے میں ہمارے دیدۂ تر کا
وفور شرم سے ہو پانی پانی دل سمندر کا

فراق دیدۂ میگوں رولاتا ہے لہو ساقی
گماں ہے دیدۂ تر پر ہمارے مے کے ساغر کا

اثر ہوتا نہیں ہے خاک بھی کچھ آہ کا ان میں
بتان سنگدل کو دل دیا خالق نے پتھر کا

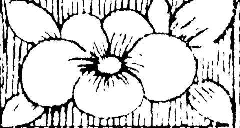
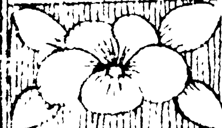
تپ فرقت سے میں ایسا ہوا ہوں گھلکے کانٹا
نشاں ملتا نہیں مجھکو بھی محسن جسم لاغر کا

ہون جو مین عاشق کسی گل پیرہن دلدار کا
اپنی جسم زار پر عالم ہے بلبل خار کا

سلک دندان کی تری لکھے صفت اے شاہ حسن
دے صلہ مین مجھکو مالا گوہر شہوار کا

کاگیو ن مین ہون تیرے گو مسلمان ہون صنم
ہر مرے تسبیح مین رشتہ ترے زنار کا

ساقیا مے کی تجھے دینے مین کیون تاخیر ہے
دل دکھاتا ہے عبث کیون ساقیا میخوار کا


واہ محسن خوب لکھا ہے غزل تو اندنون
ہوگیا ہے دور تک شہرہ ترے اشعار کا


گر گرم ترے حسن کا بازار نہوتا
بان بیچ کے مین تیرا خریدار نہوتا

اے شیخ بتون سے مجھے الفت جو نہوتی
گردن مین مرے رشتۂ زنار نہوتا

ہیتے نہ اگر ابروے خمدار کا بوسہ
وہ تیغ بکف قتل کو تیار نہوتا

اے یوسف ثانی جو تری چاہ نہوتی
چرچا مرا ہرگز سر بازار نہوتا


کیون نقطۂ موہوم بھلا باندھتے محسن
پنہان جو نظر سے دہن یار نہوتا


ساقی بغیر دلبر ہے عالم کباب کا
دل چاہتا ہے توڑ دون ساغر شراب کا

مجھکو کیا خراب اسی نے جہان مین
دل چاہتا ہے توڑ دون ساغر شراب کا

لبریز ہو چلا ہے مرا جام زندگی
دل چاہتا ہے توڑ دون ساغر شراب کا

تو ہی مخل عیش ہوا آکے محتسب
دل چاہتا ہے توڑ دون ساغر شراب کا


محسن شراب پینے سے کرتا ہون توبہ مین
دل چاہتا ہے توڑ دون ساغر شراب کا


لیلائے زلف بت کا جو دیوانہ ہوگیا
مجنون کی طرح ساکن ویرانہ ہوگیا

جسدم خزان سبز قدم نے رکھا قدم
پھولا پھلا جو باغ تھا ویرانہ ہوگیا

اے مے پرستو فرقت ساقی مین رات کو
لبریز اپنے عمر کا پیمانہ ہوگیا

کیا انقلاب چرخ کا عالم کرون بیان
اپنا جسے مین سمجھا وہ بیگانہ ہوگیا

کیا پوچھتے ہو محسن میکش کا حال تم
مدت ہوئی وہ ساکن میخانہ ہوگیا

بیان کس منہ سے ہو رتبہ رسول نیک سیرت کا
ملائک شوق رکھتے ہین بدل انکی زیارت کا
وہ مومن ہے مقر ہے جو محمدؐ کے نبوت کا
وہ کافر ہے ہوا منکر جو حضرت کی رسالت کا
کہ نہین بخشا ہے رتبہ خالق عالم نے عالم مین
نبوت کا رسالت کا شجاعت کا شرافت کا
کیا جو آپ کو پیدا جہان مین یہہ ارادہ تھا
دکھائے خلق کو خالق تماشہ اپنی قدرت کا

عذاب جان کنی مجھپر نہ ہو محسن دم مُردن
رہے جاری زبان پر نزع مین گر نام حضرت کا

دل دام محبت مین پھنسانا نہین اچھا
ہر لحظہ غم و رنج کا کھانا نہین اچھا
پھر اکر کوئی روز تو ملنے کا خدارا
بالا مجھے ہر روز بتانا نہین اچھا
مظلوم کے آہون مین تو بجلی کا اثر ہے
ظالم کسی بیکس کو ستانا نہین اچھا
دل بسمل کئے لیتے تو تم ہم سے مگر [illegible]
اک بوسہ پہ یون منہ کا بنانا نہین اچھا

تم سے [illegible] ہین [illegible] کی کیدن
ہر بات مین محسن کو بنانا نہین اچھا

پردۂ نور سے جب روئے پیمبر نکلا
برج [illegible] سے مہر ندامت سے نہ باہر نکلا
جب مین جانون گا ہوا خاتمہ بالخیر مرا
دم مرا اگر ترے دروازہ پہ جا کر نکلا
قبر مین مجھکو نکیرین کا کچھ خوف نہین
گر زبان سے مرے وان نام پیمبر نکلا
نہ ملی خاک مدینہ کی جنہین پر ہا ہے
دل کا ارمان نہ اُسنے خالق اکبر نکلا

خواب مین دیکھ لیا روئے جناب احمد
آج ارمان دل محسن مضطر نکلا

باد خزان کا باغ مین جھونکا جو چل گیا
دم بلبل حزین کا بدن سے نکل گیا
بستان یار کا جو ہوا شہرہ جابجا
آیا جو دیکھنے کف افسوس مل گیا
مجھ سے کیا کنارا جو اوس بحر حسن نے
آنکھون سے میرے اشک کا دریا ابل گیا
بیٹھا ہوا تھا در سے آغوش مین وہ یار
حرف وصال سن کے یکایک مچل گیا
محسن دکھا نہ آپ نے بار غم فراق
بس دو ہی دن مین چہرۂ حضرت بدل گیا

گلشن سے جب وہ رشکِ گلستان نکل گیا
ہر پھول چاک کرکے گریبان نکل گیا

آغوش سے جو وہ مہِ تابان نکل گیا
پہلو کو چیر کر دل نالان نکل گیا

تم آکے ایک شب جو مرے ساتھ سو رہے
حسرت نکل گئی مرا ارمان نکل گیا

اسوقت آپ ائے عیادت کیواسطے
جب دم ہمارے جسم سے ایجان نکل گیا

محسن اکیلا چھوڑ کے مجھ سے ہزار حیف
پہلو سے آج کیون دل نالان نکل گیا

دل کو اپنے عارضِ جانان پہ قربان کر دیا
جان کو ہمنے فدائے چشمِ فتان کر دیا

اے بشر فرطِ تکبر سے نکر باتین کبھی
کبر نے کیسے ملک کو دیکھ شیطان کر دیا

عیش معشوقون کو بخشا رنج و غم عشاق کو
گل کو خندان کر دیا بلبل کو نالان کر دیا

کچھ نہ پوچھو حال عشقِ خانمان برباد کا
خانہ آباد صد ہا اوس نے ویران کر دیا

حضرتِ انسان کے محسن کس سے مدحت ہو بیان
حق نے اونکو غیرتِ سحبان و حسان کر دیا

شیدا ہون جان و دل سے رسولِ کریم کا
کیا خوف مجھکو حشر مین نارِ جحیم کا

پرتو سے تیرے گوہر زندان کے عرش
ہمسر ہر ایک ذرہ ہو دُرِ یتیم کا

یارب شگفتہ کردے مرا غنچہ مراد
ہو کے گذر ادھر بھی کرم کی نسیم کا

کرتا ہون نالہ جب قدِ بالا کی یاد مین
اوڑتا ہے ہوش حاملِ عرشِ عظیم کا

قامت الف ہو گیسوے پُر خم ہو مثل لام
شک ہو دہان یار پہ عالم کو میم کا

بنتا ہے مار بہر عدو تیرا موے زلف
بخشا ہے معجزہ تجھے حق نے کلیم کا

پیدا ہوئے ہین لب ترے خواہان نئے نئے
محسن ہے تیرا عاشقِ شیدا قدیم کا

دل کو سوئے کوچہ زلفِ معنبر لے چلا
پھر بلاؤن مین پھنسانے کو مقدر لے چلا

آگیا جب باغ مین اوس قدِ موزون کا خیال
شوق دل کھینچے ہوئے سوئے صنوبر لے چلا

مجھکو بھی اپنے شہیدون مین ملا کے اب شتاب
میرے سر پر بھی تو خنجر اے ستمگر لے چلا

کم نصیبی ہے مری تقصیر ساقی کی نہین ۰ آکے جو اس بزم مین مین خالی ساغر لے چلا



مین نہ جاتا کوچۂ جانان مین اے محسن کبھی
مجھکو شوق دید رخسار منور لے چلا



متفرقات

بے بوسہ لیئے اب تو چھوڑیں گے نہیں تمکو ۔ جھنجھلانے سے کیا ہوگا چلانے سے کیا ہوگا
لکھا ہے جو قسمت کا لاریب وہی ہوگا ۔ اے محسن دلخستہ پچھتانے سے کیا ہوگا

کہتا ہے مری قبر پہ ٹھوکر وہ لگا کر ۔ یہہ چین سے سوتا ہے جگانا نہین اچھا

تہ اوسکے تہ تیغ ہے ہم لیتے جو سر کا ۔ یہہ کام دلا ہے تو زنہار نہ ہوتا

لذت جگر کباب پلا خون دل شراب ۔ محسن جناب عشق کا جو میہمان ہوا

چشم کہتی ہے کہ ہے اشک بہانا اچھا ۔ راز الفت کو نہین آج چھپانا اچھا
کوچۂ زلف کا رستہ تو بتا دے شانہ ۔ دل گم گشتہ کو ہر راہ بتانا اچھا

فصل بہار آئی ہے نشہ چڑھاؤنگا ۔ ساقی اوتار طاق سے شیشہ شراب کا

کر دے قول جھوٹے تا بکے تم مجھسے صلح کے ۔ کسیدن بھی تو اے جانجہان عہدہ وفا ہوگا

غیر نے آپ کے رخسار کا پردا الٹا ۔ جانجان آپکا ہے ہمہ پہ یہہ غصا الٹا

تعذیر پہ تعذیر جو پاتا ہون ہمیشہ ۔ دنیا مین ہی ہون اے چرخ گنہگار کسیکا

لوٹکے غیرون سے چلا آیا ہمارے گھر مین یار ۔ بخت برگشتہ ہمارا آج سیدہا ہوگیا

وصل ہو تیرے ہراے بت یکجہان کو کامیاب ۔ مین تو سنگ آستان پر سر ٹپکتا ہی رہا

قاتل جو تیرے ہاتھ سے خونریزیان ہوئین ۔ مشہور تو بھی خلق مین چنگیز خان ہوا

بحث ہی نکر اے شیخ و برہمن ۔ نہ ہوگا وہ بت پُر فن کسیکا

تم سے بگڑ کے غیر کے گھر مین جو جاؤ گے ۔ ایجان کہو تو تمکو کہے گا زمانہ کیا

کیا کیا خیال دل مین مرے دلربا بندھا ۔ جب دست غیر سے ترا بند قبا بندھا

سر عرش تک علی جا چکا اس نارسائی پر ۔ خدا جانے کہان جاتا اگر نالہ رسا ہوتا

نہایت خیر گذری یہہ نکلا گھر سے تو ورنہ
ترے کوچہ مین آج ایجان محشر ہی بپا ہوتا

بہت اچھا ہوا تم آگئے ایجان عیادت کو
نہین تو عاشق شیدا تمہارا مر گیا ہوتا

خواہش کیون آپکو ہو شراب طہور کی
واعظ اگر حرام ہے پینا شراب کا

کسیکو پیسا کسیکو مارا کسیکو پامال کرکے چھوڑا
ہی ایک عالم کا حال برہم عجب ہی عالم ترے چلن کا

کسی نے نقطہ لکھا ہے اسکو کسی نے عنقا لکھا ہی اسکو
رہا ہی اک ہم شاعر انکو کھلا نہ عقدہ ترے دہن کا

ردیف بائے موحدہ

پورا کریگا خالق اکبر سوال کب
ہوگا نصیب مجکو صنم کا وصال کب

یکتا ہی بے نظیر ہے تو بے مثال ہی
ہوتا ہی خلق تجھسا عدیم المثال کب

بوسہ مرا ہے عارض پرنور کا مجھی
جو ہین کریم کرتے ہین رد سوال کب

بے حکم بے اجازت و بے اذن و بے رضا
بوسہ جو لون تو آئے یہہ مجکو مجال کب

محسن رہا ہمیشہ شب غم کا سامنا
دل سے ہمارے دور ہوا ہی ملال کب

ساتھہ دانا کے پیگا تو اگر جام شراب
عیب کو تیرے بنا دیگا ہنر جام شراب

مین وہ میکش ہون مرے بزم مین ہی شیشۂ نم
ہو گزک لخت جگر دیدۂ تر جام شراب

ساقیا برسون مین چمکی ہی ہماری قسمت
یار پہلو مین ہی اور پیش نظر جام شراب

ہجر ساقی مین نہین بادہ کشی کی خواہش
اشک مے ہی تو مرا دیدۂ تر جام شراب

حال کھلجاتا ہی عالم کا بیک جرعۂ مے
ہی جام جمشید ہی اے رشک قمر جام شراب

غیر کی اور مری کرتے ہو خاطر کیا خوب
ہی ادھر ساغر سم اور ادھر جام شراب

ورنہ تو تشنگی روز قیامت سے دلا
دین گے کوثر پہ شہ جن و بشر جام شراب

چشم میگون رخ و زلف کا عاشق ہون مین
اسلیئے پیتا ہون مین شام و سحر جام شراب

رنگ بیرنگ زمانے کا ہوا تو محسن
باپ کے سامنے پیتا ہی پسر جام شراب

فصل گل ہے لادے ایساقی سبو پیکر شراب — میکشان دہر یکسر مست ہین پیکر شراب

ہے وہ آب زندگی اس سے ہے میری زندگی — زاہدا تو ہی بتا مجھ سے چھٹے کیونکر شراب

ایک بوتل سے تو میری پیاس بجھنے کی نہین — ساقیا لادے مجھے تو خم کا خم بھر کر شراب

مرگیا ہون فرقت ساقی مین مین اے میکشو — گور پر میرے چڑھاؤ شیشہ و ساغر شراب

ہو گئی محسن کو عادت میکشی کی اسقدر

بدلے پانی کے پیا کرتا ہے وہ اکثر شراب

متفرقات

دم گھٹا جاتا ہے اپنا کیا سبب — منہ کو آتا ہے کلیجا کیا سبب

اڑ گیا پہلو سے شاید دلربا — دل تڑپتا ہے ہمارا کیا سبب

دل نگر آیا کسی پر آپ کا — زرد ہے صاحب کا چہرا کیا سبب

سوز فراق پردہ نشین نے جلا دیا — اوڑتے شرر ہین اور نہ ظاہر دھوان ہے آج

کیونکر نبھے گی دوستی باہم جہان مین — مین پیر ہو گیا ہون صنم تو جوان ہے اب

محسن کدھر مین جاؤن کہ اسکے تنگ ہون — مثل رقیب میرا عدو آسمان ہے اب

ردیف باے فارسی

کیون بڑھا جاتا ہے اب درد جگر آپ سے آپ — کیون بہے جاتے ہین یہ دیدۂ تر آپ سے آپ

آہ دل مجھکو دکھاوے گی اثر آپ سے آپ — گھر مین آئیگا مرا رشک قمر آپ سے آپ

ایکدن وہ تھا چراتے تھے وہ آنکھین ہم سے — ایکدن یہ ہے ملاتے ہین نظر آپ سے آپ

ادنیسی جب کہتا ہون مین آپ پہ جان دیتا ہون — کہتے ہین مرتا ہے کب کوئی بشر آپ سے آپ

کسکی شمشیر نگہ سے ہوئے بسمل یارب — کیون تڑپتے ہین مرے قلب و جگر آپ سے آپ

چھپکے جاتے ہو جو تم غیر کے گھر راتو نکو

روز پا جاتی ہے محسن کو خبر آپ سے آپ

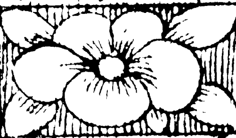
ردیف تاے فوقانی

کعبہ مقصود اے زاہد اگر ہے کوئے دوست — سجدہ گہ اپنی ہے محراب خم ابروئے دوست

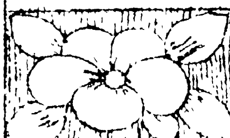
شانہ کرتے دیکھ کر دشمن کو زلف یار مین — دل الجھتا ہے ہمارا صورت گیسوئے دوست

درد پہلو کیون نہ اب مجھکو ستائے روز و شب — یاد آتا ہے مجھے آٹھون پہر پہلوئے دوست

دم مریض ہجر کا ٹھہرا ہے آکر آنکھ مین — قاصدا جلدی روانہ ہو کہین تو سوئے دوست



جسم ہجران مین مرے جان آئے اور مین جی اٹھون
لائے مرقد مین مرے محسن صبا گر بوئے دوست



دیکھی جو نہین اس بت عیار کی صورت — صورت ہے مری جیسے کہ بیمار کی صورت

سنبل مین یہ نکہت یہ سیاہی تو نہین ہے — پر پیچ ہے گو گیسوئے خمدار کی صورت

اے یار گل اندام ترے خنجر غم سے — پر خون ہے جگر لالۂ گلزار کی صورت

کس چشم فسون ساز کی عاشق ہے یہ نرگس — آتی ہے نظر باغ مین بیمار کی صورت



او مس رشک مہ مہر کی محسن جو طلب ہو
سنیے سیر مجھے کوکب سیارہ کی صورت



آجائیگا گھر تیرے بت بے پیر کس وقت — لٹ جائیگی عاشق کی بھی تقدیر کس وقت

اے دوستو کیا پوچھتے ہو حال ہمارا — ہون شاد کس وقت تو دلگیر کس وقت

چھاتی سے لگا لون اوسے لون بوسہ پہ بوسہ — آجائے اگر وہ بت بے پیر کس وقت

اک سانپ سا لہرا اسکے لگا دل پہ ہمارے — یاد آئے جو وہ زلف گرہ گیر کس وقت



دشنام نہ دینا نہ خفا ہونا خدارا
محسن سے بھی ہو جائے جو تقصیر کس وقت

ردیف تائے ہندی



رستم بھی بیقرار ہو گر اوسکی چوٹ کھائے — محسن ہے سخت یار کی تیغ نظر کی چوٹ



ردیف ثائے مثلثہ



رحم آنے کا نہین یار کے دل کو محسن | اسکو احوال دلِ زار سناتے ہو عبث

ردیف جیم تازی

محسن ہر کس حسین کا نہین انتظار آج | آتے نظر ہو تم تو بہت بیقرار آج
ساقی پلا دے مجھکو مئے خوشگوار آج | تقدیر سے ملی ہو شب وصل یار آج
کیون گرگ کے ظلم کرتا ہے ہمپر وہ پُر جفا | ایدل ہمارے حق مین ہو روزِ شمار آج
قاتل کمر سے کھینچ لے شمشیرِ آبدار | ہوگا نثار تجھپہ ترا جان نثار آج
کھینچینگے کوئے یار مین ہم آہ شعلہ بار | ہم اسے عذر و نکالین گے دل کا بخار آج

محسن خدا ہی خیر کرے کہ ہجر یار مین
اک دل پہ میرے ہوتے ہین صدمے ہزار آج

خورشید کا ہے ہین معشوق سے ہمخانہ آج | غیرتِ گلزارِ رضوان ہے مرا کاشانہ آج
ہوگیا ہون شمع عارض پر ترے دیوانہ آج | دلکو بیتابی ہے ہر دم صورت پروانہ آج
یاد آتی ہے مجھے وہ نرگس مستانہ آج | میکشو جاتا ہے تمکو جانب میخانہ آج
کر خلل انداز عشرت تو ہوا اے محتسب | توڑ دونگا سر پہ تیرے شیشہ و پیمانہ آج

دل دینا کو اب محسن دل کبھی دیتا نہین
مجھکو بخشی ہے خدا نے ہمتِ مردانہ آج

ردیف جیم فارسی

تری زلف سیہ ہے پیچ در پیچ | نہین سنبل مین اتنا بل اسقدر پیچ
یقین ہے وصل کی شب مثل گیسو | کریگا مجھ سے وہ [illegible] پیچ
نہین کھلتے گا مین پھندے مین تیرے | نہ کر مجھسے تو اے زلف دوتا پیچ
نکلنا اوسے ہے دشوار محسن | بلا کا دام ہے زلفون کا ہر پیچ

ردیف ہای حطی

دل دو ٹکڑے ہو گیا دیکھا جو اوسکو اک نظر
تیر مژگان مین ہے تیزی تیغ ابرو کی طرح

پھر کسی صورت نہ اوٹھے حیف ای جان جہان
گر گئے تیری نظر سے ہم جو آنسو کی طرح

ردیف خاے

اونکی تعریفین کرو جتنی بجا ہین محسن
قابل و لایق مدحت ہین جناب انسخ

ردیف دال مہملہ

کوئی سنتے کا نہین ظلم ترا میرے بعد
کسکے لیے یار کریگا تو جفا میرے بعد

یا عجب آئے گی اوس بت کو وفا مین میری
قبر پر آکے کریگا وہ بکا میرے بعد

کیون نہ اس غم سے پریشان ہو دل زار مرا
کون سلجھائیگا وہ زلف دوتا میرے بعد

آب خنجر سے اسے خوب ہے کرنا سیراب
پیاسا سا رہجاے نہ قاتل یہ گلا میرے بعد

زندگی کے ہین سبھی دوست جہان مین محسن
قبر پہ کوئی نہ بھٹکے گا ذرا میرے بعد

ردیف دال ہندی

زاہد کو ہے غرور عبادت کا روز و شب
مجھ رند کو ہے رحمت غفار پر گھمنڈ

ردیف ذال معجمہ

سر سے اوترا نہری سایہ گیسو پری
عاملون نے تو ہزارون ہی جلایا تعویذ

لا دیا نامہ دلدار جو قاصد نے مجھے
اپنے بازو کا اوسے مینے بنایا تعویذ

عرش سے فرش تلک مینے تو ڈھونڈھا کاغذ
قابل نامہ دلدار نہ پایا کاغذ

ردیف رای مہملہ

شعر کہتا ہون زلف شبگون پر
ابر چھایا ہوا رخ مضمون پر

روح لیلی مدام آتی ہے
فاتحہ کو مزار مجنون پر

نجد مین جاکے روز پڑھتا ہون
وصف لیلی مزار مجنون پر

قد بالا لکھون جو مین عاشق
نالہ جاتا ہے بام گردون پر

روے روشن پہ تیرے صدقے ہین
ماہ و خورشید و نجم گردون پر

روی گلگون پہ گل ہی گر سلتون
سنبل عاشق ہی زلف شبگون پر

قد موزون پہ خم ہوا گر نازان
فخر مجھکو ہے شعر موزون پر

ہی حسد طائران سدرہ کو
طائران بلند مضمون پر

مے گلگون سے غسل دلواؤ
جان دیتا ہون چشم میگون پر

تیرے صدقے سے مرغ مضمون کو
ہی شرف طائر ہمایون پر

زندگی بھر رہیگا اسے محسن
میرا قبضہ دیار مضمون پر

کھائی شمشیر ستم عاشق ابرو ہوکر
دل پریشان رہا مائل گیسو ہوکر

یاد میں اوس لب رنگین کے اگر روؤنگا
خون دل آنکھونسے بہ جائیگا آنسو ہوکر

چشم صیاد افگن جانان کی غضب دہشت ہی
دیکھکر جسکو رہے بشیر بھی آہو ہوکر

کیا لکھون چشم فسون ساز کا تیرے عالم
سیکڑون دل کو لبھا لیتی ہے جادو ہوکر

دیکھ کر سرو خرامان کو میرے اے محسن
رہگیا سرو گلستان مین لبھا لو ہوکر

دل ہو نہ مرا زلف گرہ گیر سے باہر
سیر سے نہو سودا کسی تدبیر سے باہر

فرماے گی جو آپ بجا لاے گی اسکو
ہم کب ہین بھلا آپ کے تقریر سے باہر

جسدن سے ہوا عاشق گیسوے پر پیرو
رکھا نہ قدم خانہ زنجیر سے باہر

اغیار نے خلوت مین جگہ پائی ہی افسوس
اور ہم ہین مکان بت بے پیر سے باہر

جا جلد ملاقات جو منظور ہو محسن
جاے گی نکل وہ تری تاخیر سے باہر

متفرقات

باغ عالم مین وہ سے شکل صبا ہون ڈھونڈھتا
خیالِ دیدۂ میگون ساقی مین ہو تب رنگ دیا
پر ہر دو تیری الفت نے بنایا مجھکو سودائی
داغ پہ داغ سے ابرو کا نہ یان وار رکا
قتل عشاق کے کرنے مین کمر بستہ ہین
اوٹھا کر ہاتھ سے منہ مین لگا دے جانجان ساغر
جوانی میا چلی اپنی ہوئی اب جلوہ گر پیری
بہ نگاہ شیشہ نم گردون ہیٹ ونکو سانے سر کو
عجب جادو سے ہا مین عجب تاثیر ہو اسکی

کسطرف کو جا بسا مجھسے وہ گلرو چھوڑ کر
بہے ہین اشک آنکھون سے شرابِ ارغوان ہو کر
پھرا کرتا ہون وحشی کیطرح مین لامکان ہو کر
ورنہ ترک جاتی ہے عالم مین سپر سی تلوار
وہ لگا رہتے ہین ہر لحظہ کمر سے تلوار
وگرنہ توڑ ڈالونگا ابھی مین بیگمان ساغر
کرونگا سنگ توبہ سے شکستہ مہربان ساغر
عنایت گر کرے مجھکو مرا پیر مغان ساغر
جہان مین پھر کو محسن بنا لے نوجوان ساغر

ردیف رای ہندی

زلف پر پیچ صنم کو تو دل زار نہ چھیڑ — سانپ ہے سانپ ہے تو اسکو خبردار نہ چھیڑ
پیش اغیار نکر مجھکو ذلیل و رسوا — برسر بزم خدا را بتِ عیار نہ چھیڑ
تیغ کو کھینچ کے تو مجھکو نہ ہر بار ڈرا — مر رہا ہون مین مجھے ترک ستمگار نہ چھیڑ
دل خطا وار ہے مین تیرا گنہگار نہین — گالیان دیکے مجھے یار تو ہر بار نہ چھیڑ
تیرے بیمار ہے فرقت سے ہو بیزار رفیق
دل بیمار کو محسن کے تو زنہار نہ چھیڑ

ردیف زای معجمہ

جان و دل سے ہے مجھے کوچۂ دلدار عزیز — ہیچ ہے بلبل کو سوا ہوتا ہے گلزار عزیز
دل پر داغ کو ہے ناوک دلدار عزیز — سرِ شوریدہ کو ہے یار کی تلوار عزیز

دونوکے دونو تصدق ہین تمہارے اوپر ۔ جان مجھکو ہو پیاری نہ دلِ زار عزیز
ہوتی ہو خلق مین اولاد سے الفت سبکو ۔ شاعرونکو نہ ہو کسطرح سے اشعار عزیز

جسکو محبوب خدا سے ہو محبت محسن
کیون نرکھے اوسے وہ خالق غفار عزیز

ردیف سین مہملہ

اہل دولت کی خوشامد مین سبھی مصروف ہین ۔ کون آتا ہو بھلا مجھ بیکس و بے زر کے پاس
فصل گل ہو چل رہی ہو آج مستانہ ہوا ۔ بوتلین رکھی ہوئین ساقیا ساغر کے پاس
ہو یہی فریاد اپنی تجھ سے اے گردون امام ۔ ایک شب سونے نپایا اوس انور کے پاس
اے نبی حق سے دعا ہو رات دن اپنی یہی ۔ موت ہو میری تمہارے روضۂ اطہر کے پاس

مرزا ہو کس لیئے محسن تونکے عشق مین
ایک دن جانا ہو جھکو خالق اکبر کے پاس

ردیف شین معجمہ

تیغ قاتل کو گر ہو سر کی تلاش ۔ تیر قاتل کو ہو جگر کی تلاش
مدتون سے بھٹکتے پھرتی ہو ۔ ہو مری آہ کو اثر کی تلاش
ڈھونڈھتی ہین وہ تیغ مثل ہلال ۔ شکل خورشید ہو سپر کی تلاش
جاکے ملک عدم مین اے ظالم ۔ ہم کرین گے تری کمر کی تلاش

بے مقدر نہ ہوگا خاک حصول
تجھکو محسن عبث ہو زر کی تلاش

فرد

جبسے دیکھا ہوگیا دیوانہ محسن کیطرح ۔ نقش جب سر کم نہین تیرے قدم کا یار نقش

ردیف صاد مہملہ

فصل گل تا ئی ہی بلبل باغ مین ہین نغمہ زن
سیکڑ ون مین کر رہے ہین جا بجا میخوار رقص

ردیف ضاد معجمہ

مطلب ہی سر و سے نہ ہی شمشاد سی غرض
جو کھینچتے ہین کلک تصور سے نقش یار
ہی مجھکو قامت بت کیا د سی غرض
رکھتے نہین وہ مانی و بہزاد سی غرض
اب کام باغ سے ہی نہ ہی گل سے واسطہ
فصل بہار مین بھی تو کر دی کہین رہا
کنج قفس مین کتنا ہی بلبل صیاد سی غرض
قید قفس کو ہی ہی صیاد سی غرض

رکھتا ہون کام ابروئے خمدار یار سے
محسن نہین ہی خنجر فولاد سے غرض

رہنما چاہیے کب وادی الفت مین مجھے
شوق دل آگے چلیگا مرے رہبر کے عوض
ساتھ یا مین تو ہون اک بادہ کش دریا نوش
خم کا خم منہ سے لگا دے مجھ ساغر کے عوض
یاد لب مین جو کرون گریہ کنار دریا
لعل پیدا ہو صدف مین ابھی گوہر کے عوض

ردیف طائے مطبقہ

بلبل کو ہی او سکے گل رخسار سی ربط
قمری جان کو ہی سرو قد دلدار سی ربط
زلف پر پیچ رخ صاف پہ ہی جلوہ کنان
ہی بہت آج بہم کافر و دیندار سی ربط
پیچ و تاب او سکو نہ کیونکر ہو مثال افعی
جسکو ایجان ہو ترے کاکل خمدار سی ربط
روز ایک طرفہ بلا سر پہ مرے آتی ہے
جب سی مجھکو ہی ترے طرۂ طرار سے ربط

ظلم پر ظلم اوٹھائیگا بہت اے محسن
دیکھیے پیدا اگر اوس ترک ستمگار سے ربط

ردیف طائے منقوطہ

تو اگر جانتا الفت کا مزا ای واعظ
بخدا مجھپہ نہ یون ہوتا خفا ای واعظ

سخن پند دہ تو مجھکو سناے واعظ   اٹھکر مرے پاس سے باتین نہ بناے واعظ
دیکھ پائے جو کبھی اوسکو ذرا ای واعظ   تو بھی ہو جائے مرے طرح فدا ای واعظ
بیٹھے ہین تو برے کہنے سے کیا ہوتا ہے   تو کہے جا ہمین ہر لحظہ برا اے واعظ

رکھ بھی دے طاق پہ اب پند و نصیحت کی کتاب
مغز محسن کا نہ بک بک کے پھرا اے واعظ

ردیف عین مہملہ

دیکھ پائے گر تمہارا روے پر انوار شمع   صورت پروانہ جل جاے ابھی ہی یار شمع
رات بھر کرتی ہے نظارہ رخ دلدار کا   رکھتی ہے بزم جہان مین طالع بیدار شمع
عاشق جانسوز کسکے ہے یہہ بزم دہر مین   انتظاری مین ہے کسکے رات بھر بیدار شمع
دیکھ لے عارض ترا تو لیکے پروانون کا پر   بزم عالم سے ابھی اوڑ جاے ہو تیار شمع

مہ کو پیش مہر اے محسن نہین ہوتا فروغ
رو برو کے روے جانان کیون نہو بیکار شمع

ردیف غین منقوطہ

ہے معطر بوے زلف یار سے یکسر دماغ   تیری نکہت سے ہی پہنچے کیونکر نہ اے عنبر دماغ
چار دن کی چاندنی ہے پھر اندھیرا ہے مدام   مال دنیا پر عبث کرتے ہین اہل زر دماغ
روے روشن سے ترے کرتا ہے وہ کسب ضیا   مہر کا کیونکر نہ ہووے چرخ چارم پر دماغ
پاس سے بیٹھ تو اوٹھ جا سن چکا قصہ ترا   کر نہ خالی ناصحا تو میرا بک بک کر دماغ

زاہدان خشک کے سنتے ہین کب تقریر ہم
بادہ گلگون سے محسن ہے ہمارا تر دماغ

ردیف فا

پھرو روے زلف یار سے رخ یار کیطرف
کافر کی چشم لطف ہو دیندار کیطرف

مجھ سا نہوگا عاشق جانباز دوسرا
دل کھینچ رہا ہو تیغ ستمگار کیطرف

تیغ نگہ نے تیرے کیا کام تیر کا
دیکھا جو تونے تیر دل زار کیطرف

جب دیکھتے ہین آنکھ اوٹھا کر وہ غیر کو
مین دیکھتا ہون یار کی رخسار کیطرف

اے آہ و نالہ تم بھی چلو اوسکے ساتھ ساتھ
محسن چلا ہو کوچۂ دلدار کی طرف

دل کھچا جاتا ہے اپنا کوچۂ جانان کی طرف
بلبل شیدا چلا ہو اب گلستان کی طرف

کسقدر شوق شہادت ہو کہ کھینچی اوس نے تیغ
خود بخود سر جھک گیا شمشیر بران کی طرف

دیر و کعبہ دو نون مسکن ہو مرا اے دوستو
ہون کبھی ہندو کی جانب گہ مسلمان کی طرف

قد موزون کا جب یاد آتا ہے ہمین
تکتے ہین حسرت سے ہم سرو گلستان کی طرف

ساتھ اوسکے تم بھی اے نالو چلے جاؤ شتاب
آج محسن پھر چلا ہے کوچۂ جانان کی طرف

ردیف قاف

کیون نہو مہر مین اور عارض دلدار مین فرق
سبکو ہے علم کہ ہے نور مین اور نار مین فرق

حسب وعدہ نہ کبھی گھر مین ہمارے آئے
آگیا آپ کی اب عہد مین اقرار مین فرق

آجکل گھر مین مرے کیون نہین آتا وہ بت
آگیا کیا اثر آہ شرربار مین فرق

ہو کمان اوس مین یہ تیزی یہ برش اور یہ کاٹ
ہی بہت تیغ مین اور ابروے خمدار مین فرق

کون کہتا ہو کہ دونون ہے برابر محسن
سب پہ ظاہر ہے کہ ہے لعل و لب یار مین فرق

ردیف کاف

تڑپے ترے فراق مین دل زار کہانتک
خون روئیگا مرا دیدۂ خونبار کہانتک

تو مجھکو ستائیگا ستمگار کہانتک
آزار مجھے دیگا دل زار کہانتک

طاقت ہی کلیجہ مین نہ قوت ہی جگر مین — اے یار بہ رون آہ شرربار کہان تک
بے شبہ نکل جائیگی جان تن سے ہمارے — یہہ ظلم وستم اے بت عیار کہان تک

اک عمر سے محسن ہے ترا طالب دیدار
ترسائیگا تو اے مرے دلدار کہان تک

ردیف کاف فارسی

گل احمر کو کب ایسا ملا رنگ — رخ رنگین کا ہی کیا خوشنما رنگ
اگر ہو جامہ رنگین کی خواہش — ہمارے خون سے ای دلربا رنگ
رخ زرین سے تیرے کب ہو ہمسر — کہان سے پائیگا ایسا طلا رنگ
نہو نازان کبھی رنگت پہ اپنے — جو دیکھے گل ترے رخسار کا رنگ

نہ چھوٹا دامن قاتل سے محسن
ہمارے خون کا ایسا جمگیا رنگ

ردیف لام

پہچان جو تمکو پہلو مین بیٹھے نہ پائے دل — سینے مین کس طرح نہ مرے بلبلا ہو دل
گر گوش دل سے تم نہ سنو اوسکی سرگذشت — احوال درد غم کسے جا کر سنائے دل
ساقی بغل مین ہاتھ مین جام شراب ہو — ہی فصل گل مین ابتو یہی مدعائے دل
ہوگا ہمارے کہنے کا جب تمکو اعتبار — سن لوگے اپنی کانون سے جسدم بکا ہو دل

ابتو کسی حسین کا تصور نہین مجھے
خالی ہے ایک عمر سے محسن سرائے دل

متفرقات

چھوڑ کے گھبرا نہ مجھے کر کے تو گھائل قاتل — ایک ہی وار مین کر حل مرے مشکل قاتل

اسطرف بھی کبھی شمشیر بکف تو آ جا
ترا اشتاق ہے یہ محسن بیدل قاتل

کیا بلا آئے گی سر پہ اشتیاق زلف مین
کیون پھڑکتی ہین دلا آنکھین ہماری آجکل

ایک سر سو بھی خطا مجھ سے نہ اب سر زد ہوئی
بیطرح برہم ہین کیون زلفین تمہاری آجکل

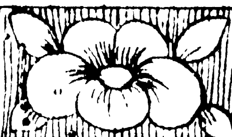
ردیف میم

دل کو لگا ئینگے جو بت پر جفا سے ہم
محشر مین کیا کہین گے بتاؤ خدا سے ہم

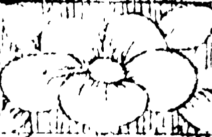
پھر کس طرح ملائینگی آنکھین وفا سے ہم
پھیرینگے منہ جو یار کے جور و جفا سے ہم

دل پھنس گیا ہے گیسوئے پر پیچ یار مین
کیونکر رہائی پاتے ہین دیکھین بلا سے ہم

ہووے گی ایک روز ادا شرط عاشقی
کشتہ جو ہونگے یار کی تیغ ادا سے ہم



محسن بقول حضرت نساخ دہر مین
رکھتے ہین اک عداوت قلبی ریا سے ہم

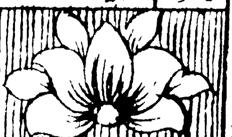


مر کر رہین گے کوئی بت دلستان مین ہم
رضوان کبھی نہ جائین گے باغ جنان مین ہم

کیا ہو گیا کہ پاتے نہین نالے کچھ اثر
مدت سے اپنے نالہ و آہ و فغان مین ہم

سودائے زلف یار مقدر مین تہا لکھا
پیدا ہوئے ہین اسلیئے ہندوستان مین ہم

ہر دم رہیگا یار جو غیرون کا جھمگٹا
آئینگے کسطرح سے تمہارے مکان مین ہم



منظور دیکھنی ہے ہمین قدرت الٰہ
محسن نہ جائین کسلیئے کوئے بتان مین ہم



تھے ازل مین مضطرب از بسکہ یہان آنیکو ہم
اب بہت گھبرا رہے ہین یان سے جانیکو ہم

جوش وحشت مین نکلا شہر سے ہو جی اوچاٹ
جی مین آتا ہے کرین آباد ویرانے کو ہم

اسقدر افروختہ محفل مین مت ہو شمع رو
مستعد ہین صورت پروانہ جلجانیکو ہم

بزم مین ساقی نہ ہو گر وہ بت پیمانہ نوش
جام خون کیونکر نہ سمجھین مے کے پیمانیکو ہم



یاد آئی ہے مجھے محسن کسی کی چشم مست
جاتے ہین مسجد سے اوٹھ کر آج میخانیکو ہم



متفرقات

سطر حسن ٹھنڈی ہو دل آگ کی گرمی
عید آئی ہے دل کھول کے دلبر سے ملین آج
مقتل مین لیے تیغ جو آیا بت قاتل
دم ہے تو نہ ٹھہرا ہے کوئی دم کا ہون مہمان
ہم پھول نہین ہین جو چڑھین سر پہ کسی کے
پھر منہ کبھی اسکا نہ دکھائے ہمین اللہ

ہین شمع صفت دوستو قسمت کی جلے ہم
قربان کرین جان کو مل مل کے گلے ہم
ثابت قدم ایسے تھے کہ تل بھر نہ ٹلے ہم
آجائیے اب آپ کہ جاتے ہین چلے ہم
ہین خاک رہین کیونکہ نہ پاؤن کے تلے ہم
محسن تب فرقت سے نہایت مین جلے ہم

ردیف نون

رحم یون مجھپہ وہ صیاد کیا کرتے ہین
توڑ کر پر مجھے آزاد کیا کرتے ہین
کیا ہوا مجھکو جو عاشق نہ کہین وہ اپنا
کچھ تو سمجھین ہمین جو یاد کیا کرتے ہین
ہمین وہ ہرتین وہ بلبل خوش لہجہ ہون
وجد فریاد پہ صیاد کیا کرتے ہین
ایصبا قبر کو میرے وہ لگا کر ٹھوکر
خاک کو بھی مرے برباد کیا کرتے ہین
دل و جان سے تمہین بلاتا ہون بے عذر آؤ
آپ مجھ سے جو کچھ ارشاد کیا کرتے ہین
طرز نالہ ہون مین ہر روز بدلتا محسن
وہ نیا ظلم جو ایجاد کیا کرتے ہین

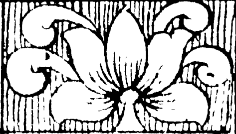
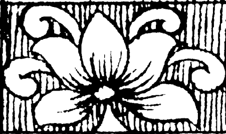
ہم گنہگار خدا ہین جو بھلا کرتے ہین
ہمکو کہتے ہین برا جو وہ برا کرتے ہین
شکوۂ غیر نہ صاحب کا گلا کرتے ہین
آپ کیون ہم پہ غضبناک ہوا کرتے ہین
ہم وفادار ہین کب ترک وفا کرتے ہین
کرنے دو دادونکو اگر مجھپہ جفا کرتے ہین
کوئی دلدار کہی ادھر کجا باغ ارم
شیخصاحب کو تو سودا ہے بکا کرتے ہین
یہہ تو شیوہ ہے حسینان جہان کا محسن
ظلم بیجا جو وہ کرتے ہین بجا کرتے ہین

تری فرقت مین آنکھون سے ہوئے آنسو رواں برسون
رہا ہے غرق پانی مین یہہ جسم ناتوان برسون

فراق یار مین کرتے رہے آہ و فغان برسون
زمین سے گردون سے صدائے الامان برسون

رفیق اپنے ہی درد و غم عجب کیا ہی پس مردن
سر مدفن رہین ماتم مین و نوحہ خوان برسون

بیان اوس مہر طلعت کی ہو بیمہری کا کیا عالم
ہوا گر مہربان اک دم رہا نا مہربان برسون

نہ ٹھہرا بوالہوس کوئے رہا سینہ سپر محسن
چلا کی کوچۂ جانان مین تیغ امتحان برسون

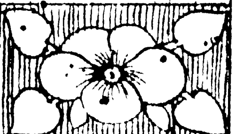
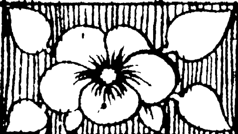
وہ کون ہی جو عاشق زلف دوتا نہین
عالم مین کون قیدی دام بلا نہین

مین نے دیا تھا دل کو سمجھ کر وفا شعار
کسکو خبر تھی جان کہ تم مین وفا نہین

بے جائے تیرے بزم مین کس طرح رہ سکین
مجبور ہم ہین جان کہ دل مانتا نہین

چلائے روے اور تڑپتے رہے مدام
صدمہ فراق یار مین کیا کیا ہوا نہین

ترسا برائے دید نہ تو بہر کبریا
اے بت غرور حسن کسیکا رہا نہین

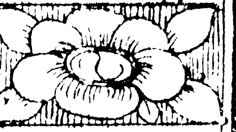
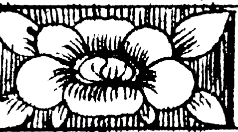
محسن جو میرے شعر مین ہو نقص کیا عجب
وہ کونسا بشر ہے کہ جسمین خطا نہین

محسن مکان یار اگر لامکان نہین
کون و مکان مین کیون مجھے ملتا نشان نہین

وہ دل اسیر دام بلا ہے جہان نہین
جسکو خیال گیسوئے عنبر فشان نہین

پیوند خاک ہونگے ہوتی نہ آرزو
کرتا ستم جو مجھپہ تو اے آسمان نہین

بیجرم گالیان مجھے دیتے ہو کس لیئے
مین بھی کہونگا کیا مرے منہ مین زبان نہین

محسن یہہ فیض مدح لب یار ہے کہ آج
تمسا کوئی سخنور معجز بیان نہین

کبتک مین روز ہجر مین نالان رہا کرون
تا کے شب فراق مین آہ و بکا کرون

کہتا ہی دل گذر ہو اگر کوئے زلف تک
شانہ کی طرح اوسکی بلائین لیا کرون

زاہد یہہ آرزو ہے خدائے کریم سے
کعبہ مین جاکے وصل صنم کی دعا کرون

کیا شیوہ دوستی ہی یہی اے ستم شعار
تو بیوفائی مجھسے کرے مین وفا کرون

جی چاہتا ہے فرقت ابروے یار مین
سر اپنا تیغ تیز سے محسن جدا کرون

گاہے سامنے بھی کبھی وہ یار آ جاتا نہین
اپنی صورت اب کسی صورت سے دکھلاؤ مجھے
اپنی بیگانون مین ہم رسوا نہ ہوتے اسطرح
کردیا بے حس و حرکت مجھکو فرط ضعف نے

شکل اپنی اک نظر مجھکو دکھاتا نہین
مجھ سے صدمہ درد فرقت کا سہا جاتا نہین
دل ہمارا اپ پریشان جو آجاتا نہین
صورت نقش قدم مجھ سے ہلا جاتا نہین

روٹھئے جھنجھلائیے یا ہوجیے مجھپر خفا
بے لیئے بوسہ تو محسن سے رہا جاتا نہین

جھڑکتے ہین خفا ہوتے ہین اور دھمکائی جاتے ہین
لکھا تھا اک بت نوخط کو خط مین وصل کا مضمون
ہمین اک ہین کہ ہین محروم بیٹھے اونکی محفل مین
ہنسے ہو کیسے تم عاشق کہ ہر دم صبر صبر غم سے

اونھین جب کھینچتا ہون بر مین بس جھنجھلا جاتے ہین
اسی تقصیر پر بات اب قلم کروائے جاتے ہین
شراب وصل غیرونکو تو وہ پلوا جاتے ہین
تمہارے پھول سے رخسار اب کمہلا جاتے ہین

دل آشفتہ محسن نے کیا ایسی خطا کی ہے
تمہارے گیسوے پر پیچ کیون بل کھائے جاتے ہین

خدایا چین سے رہتا نہ وہ بت اپنی مسکن مین
جنون نے عالم وحشت مین کب بیکار رکھا ہی
مجھکایا دور ہی سے دیکھ کے مجنون نے سر اپنا
دل پروانہ مین سوز محبت کو نہ گھر ملتا

اثر کچھ بھی اگر ہوتا ہمارے آہ و شیون مین
گریبان مین کبھی ہی ہات اپنا گاہ دامن مین
دم وحشت گذر میرا ہوا جب لیلی کے بن مین
اگر ہوتا نہ تیرا نور روے شمع روشن مین

ہے چارون عنصرون مین ربط باہم خوب اے محسن
سکونت روح کی جبتک ہے اپنے خانہ تن مین

دل زار کو پر الم دیکھتے ہین
نگاہ غضب ہمپہ ہنستی ہی ہر دم
تری دور مین ہمتو اے چرخ گردان

تری ہجر مین غم پہ غم دیکھتے ہین
رقیبون پہ چشم کرم دیکھتے ہین
سدا رنج و ظلم و ستم دیکھتے ہین

تری تیغ ہجران سے منقش ہین قاتل
ہزارون کے سر ہم قلم دیکھتے ہین

جسے صاحبِ حسن پاتے ہین محسن
نگاہِ محبت سے ہم دیکھتے ہین

نہین ہمسر محمدؐ کا کوئی عز و شرافت مین
خدا نے آپکو افضل کیا ہی ساری خلقت مین

سبھی واللہ یکتا ہین محمدؐ کے گھرانے مین
شرافت مین امامت مین شہادت مین ولایت مین

پھرا تو حلق پر میرے ذرا خنجر کو اے قاتل
یہی کہتا ہون مین اوس شوخ سے شوقِ شہادت مین

بگڑتے آپ ہین غیرون کے خاطر مجھسے ایصاحب
نہین وہ مہربانی آپ کی چشمِ عنایت مین

بہار آئی گلستان مین ہر یک سو شورِ بلبل ہے
جنون کھینچے لیے جاتا ہی مجھکو دشتِ وحشت مین

خدا کے سامنے لونگا عوض تیرے جفاؤن کا
گریبان ہوگا تیرا ہات مین میرے قیامت مین

خدارا اے بتِ ترسا نہ ترسا اپنے محسن کو
کہ اسکا حال بدتر ہے نہایت تیری فرقت مین

پھنسا ہی یہ دلِ پرداغ دامِ زلفِ پیچان مین
عیان ہی پھول لالہ کا مقرر سنبلستان مین

دمِ سوزِ نہان سے ہی خشکی چشمِ گریان مین
عوض پانی کے خاک اوڑتی ہی ہر دم بحرِ عمان مین

وفورِ سوزشِ دل نے جلاکر خاک کر ڈالا
نہین ہی نام کو نم اب ہمارے ابرِ مژگان مین

عبث دیتے ہین نسبت خلق قدرِ دستِ جانان سے
کہان ہی رنگتی ایسی بھلا سرو گلستان مین

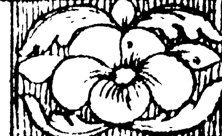
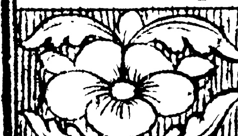
شبِ تاریک فرقت پر گمان روزِ روشن ہی
ضیا اس سے ہی محسن آفتابِ داغِ ہجران مین

روئے ہین تیرے ہجر مین دلبر کہان کہان
آنسو کے موج زن ہین سمندر کہان کہان

کس کس کے بخت خفتہ جگائے ہین آپنے
جاتے ہو شب کو اے مہِ انور کہان کہان

ایجان دیر و کعبہ مین تیری تلاش مین
نالان نہین ہین عاشقِ مضطر کہان کہان

پر خون ہی قلب چاک ہی سینہ جگر ہی شق
مارا نہین ہی آپ نے خنجر کہان کہان

برباد اور ہوگیا محسن مین بعد مرگ
پھرتی ہے لیکے خاک کو صرصر کہان کہان

متفرقات

پھر قتلِ عاشقان کافی ہوا بروۓ مژہ
مجھکو اے قاتل کمان و تیر کی حاجت نہین

کیا کہون محسن بقولِ رند اپنا حال دل
حال دل ظاہر ہی کچھ تقریر کی حاجت نہین

یون مسکراکے برق سے دندان دکھاۓ کیون
بجلی ہمارے خرمنِ جانپر گراۓ کیون

دکھلاکے منہ کو پردے مین پھر کیون چھپایۓ
جو دل کہ جل رہا ہے اوسے پھر جلاۓ کیون

مجنون باقی رہگیا اور کرگیا مجنون قضا
بیستون ہے پر نشانِ کوہکن ملتا نہین

روتے روتے صورتِ یعقوب اندھے ہو گئے
ایک یوسف کا عزیز و پیرہن ملتا نہین

مطلب ہر جو دلکا اسی بہانہ دل تو آئین
خلوت مین کسی دن ہمین بلواؤ تو آئین

تو تم دیکھکے ہمکو جو نہ شرماؤ تو آئین
وہ چاند سا چہرہ ہمین دکھلاؤ تو آئین

ہمارے گھر مین وہ آچکے ہین جمال اپنا دکھا چکے ہین
ہمین وہ کیفی بنا چکے ہین شرابِ وصلت پلا چکے ہین

شکر حسرت بہا چکے ہین ہمیں داغ دل بھی دکھا چکے ہین
تمہین تو حال عاشقی کا تمام صاحب سنا چکے ہین

ردیف واؤ

یاد مین بار رشک قمر کی بہے شب بھر آنسو
کیون نہ شبنم مین بھلا غیرتِ اختر آنسو

دل کی دیتا ہی خبر آٹھ پہر فرقت مین
کام ہرکارہ کا کرتا ہے مرا ہر آنسو

جستجو ہمکو جو تھی ارض و سما مین تیری
آہ گردون پہ گئی ٹھہرے زمین پر آنسو

تھا تصور ترے دانتون کا جو اے بحرِ جمال
صدف آنکھین دم گریہ ہوئین گوہر آنسو

جوشش گریہ ہی جو یہ جوشش جنون مین اپنا
دامنِ دشتِ کو رکھدینگے بھگو کر آنسو

جبہ آؤ غدہ فراموشی خدارا جلد آ
یاد مین تیری ٹھہرتا نہین دم بھر آنسو

ہجر مین دخترِ رز کے جو ہون گریان ساقی
بھر دین بادہ کی طرح شیشہ و ساغر آنسو

منہ دکھاۓ نہ خدا روزِ الم کا محسن
ہان بہائین غمِ شبیر مین شب بھر آنسو

دل محزون کو دیتا ہون تمہین بہر ستم لیلو
نہ دینا اسکی قیمت مفت ہی مین اے صنم لیلو

مجھے چھکنے سے بوسہ عارض پر نور کا دیدو　　کسی سے مین نہین کہنے کا ہرگز تم قسم لیلو
چلے آتے ہین مشتاق شہادت سیکڑون عاشق　　کمر سے کھینچکر تم ہاتھ مین تیغ دو دم لیلو
الجھتے کیون ہو بل کھاتے ہو کیون لینا ہی گر لیکو　　یہہ دل موجود ہی اے گیسوی پیچ و خم لیلو

سر افرازی اگر منظور ہی مستون مینا کی محسن
اٹھو جلدی سے اور پیر مغان کا تم قدم لیلو

عارض سے ہم تم جو اٹھاؤ نقاب کو　　حیرت ہو آئینہ کیطرح آفتاب کو
گریان جو دیکھ لے مرے چشم پر آب کو　　دیکھا نہین ہی جسنے برستے سحاب کو
سمجھیگا رتبہ صاحب ام الکتاب کو　　سمجھا ہی جسنے خوب خدا کی کتاب کو
بوسہ ہی اپنے عارض سیمین کا مہر　　دینا زکوٰۃ فرض ہی اہل نصاب کو
اسنے کیا خراب مجھے ملکے یار سے　　کیا دون دعا مین اوس ال خانہ خراب کو

محسن مین اسکے ہاتھون سے از بسکہ تنگ ہون
سمجھاؤن کسطرح دل پر اضطراب کو

صورت گیسوی پریشان مو بمو یہہ دل نہو　　کاکل پر پیچ جانان پر اگر مائل نہ ہو
یہہ ضیا اور یہہ فروغ اونکو کبھی حاصل نہو　　نور چہرہ گر روی جانانہ سے مہ کامل نہو
حرف مطلب سے کبھی لب ہو نہ میرا آشنا　　جلوہ گاہ حرص میرا اے خدا یہہ دل نہو
دید روئے یار سے عاشق رہین محروم کیون　　گر نقاب زلف جانان درمیان حائل نہو

محفل جانان مین ای دل کیا یہی انصاف ہی
غیر جائین اور محسن جانے کے قابل نہو

دل کی یہہ تمنا ہے کہ سر تن سے جدا ہو　　اور جان کا تقاضا ہی کہ قاتل پہ فدا ہو
تسلیم کو خورشید جھکا دے سر تسلیم　　کوٹھے پہ جو وہ رشک قمر جلوہ فزا ہو
تیور پہ نظر آتے ہین بل صورت گیسو　　بولو تو اجی صاحب کہ کیون مجھہ سے خفا ہو
تم دوگے مجھے بوسہ یقین کسطرح آئے　　دمباز ہو عیار ہو پر مکر و دغا ہو
آتے نہین کیون گھر مین مرے خوف ہی کسکا　　تم لیلو قسم مجھہ سے اگر کچھہ بھی دغا ہو

گھبرا و نہ محسن کہ مددگار خدا ہے
جب تک کہ نجبت تجھے اوس بت سے نبا ہو

عنایت ایک بوسہ کیجیے مشتاق حیات کو
گوارا دلپہ کرتے ہین نصیحت کو ملامت کو
وفا مین تم سے کرتا ہون دغا تم مجھسے کرتے ہو
خدارا اے بت قاتل تہہ شمشیر کر مجھکو

سخی ہو تم سدا جاری رکھو بحر سخاوت کو
جو عاشق ہین وہ کب سنتے ہین ناصح کی نصیحت کو
مری الفت کو دیکھو اور تم اپنی شرارت کو
سعادت جانتے ہین ہم صفا ایمان شہادت کو

نہوتے خلق عالم مین زمین و آسمان محسن
نہ کرتا خلق گر خالق رسول پاک طینت کو

متفرقات

نیم جان چھوڑ کے مقتل مین کہہ پر جاتے ہو
اتنی دور کہ تو نجہ مریض ہجر کے دل سے

وار تلوار کا اک اور لگاتے جاؤ
قلق کو رنج کو غم کو دکھو درد ہجران کو

ردیف ہائے ہوز

ہو رخ صافی جانان کیا مصفا آئینہ
فرط حیرت سے بنا حیرت کا پتلا آئینہ
دیکھتے ہین اوسمین عکس عارض شفاف یار
عکس پڑ جائے جو تیرے لب کا اے رشک مسیح

اے سکندر رکب کسینے دیکھا ایسا آئینہ
روبرو نے عارض جانان جو آیا آئینہ
اے سکندر ہے دل صافی ہمارا آئینہ
صورت طوطی ابھی ہو جائے گویا آئینہ

اوسمین اے محسن نہین گرد و کدورت کی جگہ
ہے صفائی کی بدولت میرا سینا آئینہ

ہوا ہے بعد مدت آمکے وہ مہر دو ہفتہ
نئے القاب سے ہر دم مجھے وہ یاد کرتے ہین
عدو سے گرم جوشی شمع رو کرتے ہین محفل مین

فلک سے بڑہ کے ردشن ہے ہمارا آج کا شانہ
کبھی وحشی کبھی مجنون کبھی لکھتے ہین دیوانہ
جلا جاتا ہے نار رشک سے دل شکل پروانہ

پلا دے جلد ای ساقی خدارا جام مے مجھکو
ہوا جاتا ہے اپنی زیست کا معمور پیمانہ

جنون افزا ہین ہم محسن ور وحشت ہی کی آمد ہے
سنے مجنون جو وحشت کا ہمارے آکے افسانہ

ردیف یاے تحتانی

تجھسا کوئی حسین نہ زمین نے زمان مین ہے
شہرہ ترے جمال کا کون و مکان مین ہے

اک شور الامان کا زمین و زمان مین ہے
شعلہ وہ میرے نالۂ آتش فشان مین ہے

ایجان جستجو ہے ترے دل کو ہر جگہہ
کعبہ مین ہے کبھی کبھی دیر بتان مین ہے

آتی ہے جان قالب بیجان مین دفعتاً
ساقی وہ کیفیت ترے لعل روان مین ہے

محسن مرے مکان مین تشریف لائے کیون
انکار اسکا کب اثر مرے آہ و فغان مین ہے

سنا ہے باغ مین یہ قمری قد موزونکا مضمون ہے
مرے دیوان کا ہر مصراع رشک سرو موزون ہے

پریشان جان سے برہم ہے دل سودا زدہ اپنا
بلاے جان و دل یہان خیال زلف شبگون ہے

ترے دندان و لب کا سن کے شہرہ بحر و معدن مین
گہر کا آب ہے زہرہ دل یاقوت پر خون ہے

کہون کیا فیض ہے میرے مدحت دندان جانی کا
مرا جو شعر ہے وہ رشک سلک در مکنون ہے

چکھائی موت نے لذت قضا نے سبکو ای محسن
نہ دارا ہے نہ اسکندر نہ جم ہے نے فریدون ہے

شب کو تابندہ جو اونکے کان کے بالے ہوئے
دیکھکر شرمندہ اونکو چاند کے ہالے ہوئے

پھر بلا کا سامنا ہے پھر چلے آتے ہین وہ
گیسوئے پرخم کو اپنے دوش پر ڈالے ہوئے

پاؤن کو ہر ہر قدم پر لغزش مستانہ تھی
رات کو مے پیکے صاحب تم جو متوالے ہوئے

الفت گل مین وہ روئین اشک گلگون بلبلین
ساغر گل بوستان مین خون کے تھالے ہوئے

گرم جوشی کر کے غیرون سے جلاتے ہین مجھے
شعلہ رویان جہان آتش کے پرکالے ہوئے

گاہ گاہ آنے لگا گھر مین میرے وہ جانجان
صاحب تاثیر یارب اب میرے نالے ہوئے

جام دل محسن شراب بیخودی سے بھر گیا
دیکھکر وہ چشم میگون ایسے متوالے ہوئے

حنا کا دست نازک مین لگانا اک بہانا ہے
تمہین تو جانمان خون دل عاشق بہانا ہے

عدو کو روئے آتشناک کا بوسہ نگین دیوین
اونھین تیز نظر محفل مین اب مجھکو جلانا ہے

کہین لبریز ہو جائے نہ جام زندگی اپنا
پلا دے جلد اے ساقی اگر بادہ پلانا ہے

کھڑا ہے دست بستہ ایک عالم چار سو اوسکی
بحمد اللہ بت کافر ترا وہ آستانہ ہے

جگر پر چل رہی ہے یار کی تیغ نظر محسن
دل پر داغ اپنا تیر مژگان کا نشانا ہے

مکان مین ایکدم میرے نہ تم اے لقا ٹھہرے
نکالون دل کی کیا حسرت بھلا صحبت کی کیا ٹھہرے

ٹھہرنے کسکو تو دیتا ہے اپنے گھر مین یہ ظالم
بشر تو کیا نہین ممکن کہ واں جا کر صبا ٹھہرے

لیے اغیار تو ہر شب نئی خلوت ٹھہرتی ہے
مرے بھی واسطے صاحب کوئی خلوت سرا ٹھہرے

عجب کچھ حسن بخشا ہے خدا نے اے حسین تمکو
ترے آگے نہ مہ ٹھہرے نہ مہر پر ضیا ٹھہرے

نہ ٹھہرے ایکدم آکر مکان مین اوسکے اے صاحب
اب محسن پہ جان زار آکر کیجئے کیا ٹھہرے

ایک وہ ہین کہ ہین شاد ترے لطف و کرم سے
ایک ہم ہین کہ ہین تنگ ترے ظلم و ستم سے

ہون فرط گنہ سے مین سزاوار جہنم
مجھکو یہہ توقع تو نہ تھی تیرے کرم سے

نسبت نہین واللہ ترے کوچہ کو اے بت
فردوس کو کعبہ سے گلستان ارم سے

جسدن نہوے آپ تو برباد ہے صحبت
اس بزم کی رونق ہے فقط آپکے دم سے

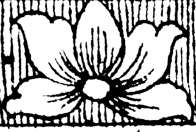
دی عشق نے اب قید ندامت سے رہائی
ہے کام مجھے دیر سے محسن نہ حرم سے

جس دل مین عشق آپکا ہو جانجان رہے
اوس دل مین یاد غیر کی کیجئے کہان رہے

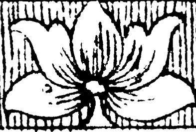
تم تو مکان غیر مین برسون رہا کئے
یکشب کبھی نہ گھر مین مرے میہمان رہے

کیونکر فراق یار مین گر آہ شعلہ زن
پھر یہہ زمین رہے نہ کوئی آسمان رہے

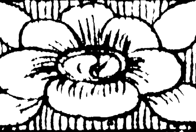
مدت کے بعد آپکو دیکھا ہے مینے آج ‌ ‌ ‌ ایک عمر آپ غیر کے گھر مین نہان رہی



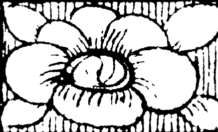
محسن رہون مین نعت محمدؐ مین تر زبان
جبتک مرے دہان مین گویا زبان رہے



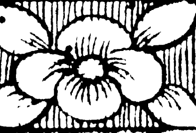
زلف تحریک صبا سے اوسکی وان بل کھاتی ہے ‌ ‌ ‌ میرے سینہ پر یہان اک سانپ سا لہرائے ہے
پھر ترے عارض پہ گیسوے سیہ بل کھائے ہے ‌ ‌ ‌ پھر مجھے بخت سیہ روز سیہ دکھلائے ہے
ناصحا بک بک کے میرا مغز ناحق کھائے ہے ‌ ‌ ‌ مین تو کچھ لڑکا نہین ہون مجھکو کیا سمجھائے ہے
بوسہ دیتا ہے گل رخ کا جو وہ غنچہ دہن ‌ ‌ ‌ شکل غنچہ ایصبا دل کی کلی کھلجائے ہے



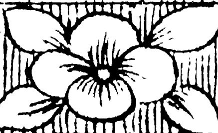
خانہ دشمن مین محسن انکا شاید ہے گذر
خود بخود اپنا دل آشفتہ کیون گھبرائے ہے



تمہین ہو آنکھون مین ایجان جان سمائے ہوئے ‌ ‌ ‌ تمہین ہو خانہ دل کو مرے بسائے ہوئے
ہوئے ہین خنجر و ناز و ادا سے ہم زخمی ‌ ‌ ‌ جگر کو تھام کے پھرتے ہین بلبلائے ہوئے
ہمارے سینہ مین ہیجان دل و جگر دونو ‌ ‌ ‌ تمہارے تیغ ادا کے ہین زخم کھائے ہوئے
ہوا ہے شوق شہادت جواب گریبان گیر ‌ ‌ ‌ چلے ہین کوچہ قاتل مین سر جھکائے ہوئے



اوٹھا سکا نہ جسے آسمان بھی اے محسن
وہ بار عشق ازل سے ہین ہم اوٹھائے ہوئے



ہوئی ہو کسلیئے مجھپر خفا سنو تو سہی ‌ ‌ ‌ ہوئی ہے کونسی مجھسے خطا سنو تو سہی
ہمین پہ کرتے ہو جور و جفا سنو تو سہی ‌ ‌ ‌ ہمین سے کرتے ہو مکر و دغا سنو تو سہی
عدو کے سامنے آتے ہو بیحجابانہ ‌ ‌ ‌ کدھر گئی وہ تمہاری حیا سنو تو سہی
ہمین بھی کرنا ہے کچھ عرض حال دل اپنا ‌ ‌ ‌ ہمارے پاس بھی آؤ ذرا سنو تو سہی



ہمیشہ پھرتے ہو بیتاب کس لیئے محسن
کسیکو آپنے کیا دل دیا سنو تو سہی



بغل مین آج وہ آرام جان ہے ‌ ‌ ‌ دل ناشاد اپنا شادمان ہے
مژہ کھینچے ہوئے ہے تیر مجھپر ‌ ‌ ‌ لیئے ہاتھون مین وہ ابرو کمان ہے

ترا چاہِ ذقن ہے چاہِ بابل — کہان خطا سیکے نہ ہو درہوان ہے
سناؤ گالیان مجھکو نہ پیہم — ہمارے منہ مین بھی صاحب زبان ہے

جھکا دے جلد محسن اپنی گردن
شہیدہ اوسکی تیغ امتحان ہے

ہو بلائے جان عاشق آشنائی آپکی — آشناؤن پر عیان ہے بیوفائی آپ کی
کر سکے زندہ نہ مجھ بیجان کو اے شوخ مسیح — دیکھ لی بس دیکھ لی معجز نمائی آپ کی
بیکلی سے بیکلی ہے دل کو اے غنچہ دہن — جبسے دیکھی دست دشمن مین کلائی آپ کی
جان و دل سے ہون تصدق آپ پہ اے جانِ جان — ہر رگ و ریشہ مین ہے الفت سمائی آپ کی

کسلیے بھرتے ہین محسن آپ ہر دم آہ سرد
بیٹھے بٹھلائے طبیعت کسپہ آئی آپ کی

ہمارے رونے پہ اونکو بھی رقت آہی جاتی ہے — مروت آہی جاتی ہے محبت آہی جاتی ہے
حسین کوئی ہو جب دیکھا محبت آہی جاتی ہے — بدل قربان ہوتا ہون طبیعت آہی جاتی ہے
عبث ہے جستجو ہر دم دلاتے سو دہی کو غش — جو آنے والی ہوتی ہے وہ دولت آہی جاتی ہے
بہت چاہا کہ تجھکو بھول جاؤن اے قاتل دل — ولیکن یاد مجھکو تیری صورت آہی جاتی ہے

سوئے گورِ غریبان جب گذر ہوتا ہے او محسن
بشر کیسا ہی سنگین دل ہو عبرت آہی جاتی ہے

آہو کی سی آنکھین ہین نہ اے خوش نظر ایسی — چیتے کی بھی دیکھی نہین نازک کمر ایسی
بستر پہ تڑپتا ہون سدا صورتِ بسمل — اے جان ہے اب شدت درد جگر ایسی
دیکھا ہے مگر باغ مین اوس غیرتِ گل کو — بیتاب ہے کیون آج نسیم سحر ایسی
گرمی ہے غضب کی دلِ پر شور مین میرے — دوزخ کو کہان پائیگی نار سقر ایسی

بدنام ہو مطعون ہو جو پیش خلائق
دنیا مین چلے چال نہ محسن بشر ایسی

طبع اوسکی یہ مائل کبھی ایسی تو نہ تھی — غیر حالت مری اے دل کبھی ایسی تو نہ تھی

اتو ہر بات مین تو تیغ دکھاتا ہے مجھے
تیری عادت بت قاتل کبھی ایسی تو نتھی

عکس رخ نے تری اے مہر بڑہا دی تنویر
روشنی ماہ کا کل کبھی ایسی تو نتھی

دن شہادت کے مرے آئے ہین شاید نزدیک
ہوس کوچہ قاتل کبھی ایسی تو نہ تھی

رونق افزا ہے ترے بزم مین محسن وہ ماہ
پیش ازین رونق محفل کبھی ایسی تو نتھی

نہ مفلوکی کی وحشت ہو نہ خوف تنگدستی ہی
عجب کچھ رنگ کی محسن ہماری فاقہ مستی ہے

بتون کو دیکھ کر شان الہی یاد آتی ہے
ہماری بت پرستی زاہد و ایزد پرستی ہے

کسیدن جلوہ دیدار سے اپنے مشرف کر
ترے دیدار کو ایک عمر سے خلقت ترستی ہے

کہ یک طالب بلطف معانی ہم نہین پاتے
جسے دیکھا وہی پایا مائل صورت پرستی ہے

کبہی اس مین بہار آئی کبہی فصل خزان آئے
کبہی آباد ہو محسن کبہی ویران یہہ بستی ہے

وفا کی چاہ نہ اے تمنے جفا کی
جو تھی شرط محبت خوب ادا کی

نہین وہ عالی طبیعت ہون کہ تا عرش
رسائی ہو مرے فکر رسا کی

الجھتا ہو دل عاشق سے ہر دم
ترے گیسو مین شوخی ہے بلا کی

کیا ہو غیر کو جب ذبح تو نے
چھری دل پر مرے قاتل چلا کی

رسائی دست و پائے یار تک ہی
عجب تقدیر ہے رنگ حنا کی

بتون مین ہے عیان جلوہ خدا کا
عجب کچھ شان ہر اوس کبریا کی

یقین ہے ایک دن اے محسن زار
ملے گا خاک مین یہہ جسم خاکی

جدا مجھ سے میرا جو وہ مہ جبین ہے
دل زار بیتاب و اندوہگین ہے

جگر خستہ ہے اور خاطر حزین ہی
مجھے چین فرقت مین اک دم نہین ہے

تو مہتاب ہو یا کہ مہر مبین ہے
بشر ہے پری ہے و یا حور عین ہے

عجب تفرقہ تو نے اے چرخ ڈالا
کہ مین ہون کہین یار میرا کہین ہے

کہون چشم جانان کا کیا حال محسن
کبھی خشمگین ہے کبھی شرمگین ہے

جہان مین سبھونکو تری جستجو ہی
سبھونکی زبان پر تری گفتگو ہی

ترا دھیان ہی مجھکو ہر لحظہ ظالم
شب و روز تیری مجھے جستجو ہی

مے ناب ساقی ہوا و یار ہو وے
اگر آرزو ہی تو یہہ آرزو ہے

ترا نور روشن ہر اک ذرہ مین ہے
ہر اک گل مین اے گل ترا رنگ و بو ہی

معطر دماغ اوسکا ہر دم ہے محسن
جسے الفت گیسوئے مشکبو ہے

نہ رہی راہ کوئی یار کے گھر جانے کی
کوئی تدبیر بتاؤ مجھے مر جانے کی

آجکل جوشش جنون اوسکا بڑہا جاتا ہی
غیر حالت ہی بدیر و ترے دیوانے کی

جیسے زلف رسا تک ہی رسائی اوسکی
شان کچھ بڑہ گئی ہے نام خدا شانے کی

فرقت یار مین تائب رہی برسون ساقی
شکل اک عمر سے دیکھی نہین میخانے کی

حیف جل جل کے دہ دی جانکو انہو محسن
بزم مین شمع کو پروا نہو پروانے کی

میرے دود آہ سے ہین گنبد اخضر بنے
اور شرار آہ سے بہر فلک اختر بنے

خانمان اپنا بگاڑا اسلیئے اے ہمدمو
یار کے دل مین کسیصورت سے اپنا گھر بنے

گوہر دندان جانان کی اگر لکھون صفت
ہو حذف ہر حرف ہر نقطہ مرا گوہر بنے

وہ شکستہ دل ہون ساقی عجب کیا ٹوٹ جائے
بعد مر دن میری مٹی سے اگر ساغر بنے

بے طرح بگڑا ہی مجھہ سے آج یار جنگجو
دیکھیئے جانبر بنے محسن کہ اب دلبر بنے

تو خدا سب کا ہی حق ہے خدائی تیری
دیتے ہین سنگ و شجر تک بھی دہائی تیری

ایصنم تجھپہ تصدق ہے دل جن و بشر
شکل اللہ نے کیا خوب بنائی تیری

رات دن مین کف افسوس نہ ملتا ہرگز
ہاتھہ مین ہوتی اگر یار کلائی تیری

تو نگر غیر کی دانستہ برائی ہرگز ۔ اے دل زار اسے مین ہے بھلائی تیری


تو تو اک عاشق نادار و حزین ہے محسن
محفل یار مین کیونکر ہو رسائی تیری


بجز آہ و فغان و نالہ و فریاد کیا کیجیے
فراق یار مین چین اے دل ناشاد کیا کیجیے

دکھا کر تجھ سے دل اپنا ستم ایجاد کیا کیجیے
عبث بیٹھے بٹھائے آپکو برباد کیا کیجیے

بہار آئی ہے گلشن مین کیا قید قفس ہمکو
نہ دیہ تجھے تڑپ کر جان تو اے صیاد کیا کیجیے

کہان پاوینگا تجھ سا خوبصورت آج عالم مین
نہ دل دیجیے تجھے تو اے ستم ایجاد کیا کیجیے


تمنا ایک بھی اپنی نہ بر آئی کسی صورت
گلہ بخت زبون کا محسن ناشاد کیا کیجیے


مرے حلقوم پر تیغ بت بیپیر پھرتی ہے
اسے کہتے ہین قسمت اسطرح تقدیر بھی پھرتی ہے

عبث دھوکا ہے تجھکو مردمان چشم کا ناصح
ان آنکھوں مین تو تصویر بت بیپیر پھرتی ہے

گئی فصل خزان آمد ہے اب فصل بہاری کی
چمن مین شاد ہوکر بلبل دلگیر پھرتی ہے

تلاش یار ہرجائی مین ہردم گردباد آسا
ہماری روح بعد مرگ ہی تقدیر پھرتی ہے


وہ قاتل تیغ کو کھولے ہوئے مقتل مین پھرتا ہے
اجل سر پر مرے اے محسن دلگیر پھرتی ہے


آج کل مجھ سے جو آزردہ مراد لدار ہے
موت بھی صورت سے میری دوستو بیزار ہے

کب ترے عارض پہ قاتل ابروی خمدار ہے
قتل عالم کو کیا جس سے یہی تلوار ہے

اس سے دل پامال ہے اوس سے جگر افگار ہے
قہر ہے رفتار تیری اور بلا گفتار ہے

جن و انسان سب کو دیکھا مینے حاضر ہے وہان
مرجع عالم مقرر آستان یار ہے

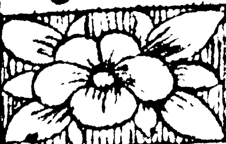
ترچھی نظرون سے جسے دیکھا وہ بسمل ہوگیا
کیا ہی برش رکھتی ای قاتل تری تلوار ہے

مانگتا ہون بوسہ ابرو تو کہتا ہے وہ شوخ
ایکدن تیرا گلا ہے اور مری تلوار ہے

عارض و گیسو و خال رخ کو دکھلا کر کہا
یہہ حلب ہے یہہ حبش ہے اور یہہ تاتار ہے

آپکی صحبت کے قابل کیا نہین مین خستہ دل
میرے گھر مین آپکو آنے مین کیا انکار ہے

نہ جھکا کر غیر کو دیتے ہو بوسہ ہر گھڑی
ایک مجھے دینے مین صاحب کیا نہین انکار ہے

وصف مہر عارض جانان سے اے محسن علی
صفحہ خورشید اپنا کاغذ اشعار ہے

مجھکو دیتا نہین کیون لا کے گلابی ساقی
ایک مدت سے مین جلتا ہون سحابی ساقی

خانمان بیچکے بادہ کشی عالم مین
میکے پینے سے ہوئی خانہ خرابی ساقی

گو کہ بیمار بشدت ہون مگر ساغر مے
مین تو پی جاتا ہون اللہ ہے شافی ساقی

جام لبریز کی پینے کی نہین تاب مجھے
ایک چلو ہے مرے واسطے کافی ساقی

بادہ پیتا ہون فقط غم شکنی کے خاطر
تو سمجھنا نہ مجھے مست و شرابی ساقی



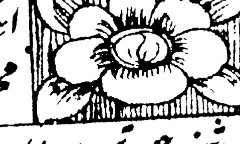

جی مین گر آئے تو ایک جام پلا دے اوسکو
ہات پھیلانے کا محسن نہین عادی ساقی

ساقی بغل مین ہات مین جام شراب ہے
موجود ایک جا قمر و آفتاب ہے

اے شہسوار عرصہ خوبی دکھا جمال
عاشق ترا مسافر پا در رکاب ہے

گن گن کے تارے کاٹ رہے ہین شب فراق
حق مین ہمارے آج ہی روز حساب ہے

ہمکو حساب حشر سے اصلا نہین ہے خوف
ہادی ہمارا شافع روز حساب ہے




اسکا جواب تجھ سے نہ ہوگا کسیطرح
محسن ہر ایک شعر مرا لاجواب ہے

روشنی جیسی ترے جلوہ رخسار مین ہے
روئے مہر مین نہ تیغ مہر پر انوار مین ہے

دل چرا لیتا ہے آنکھون سے ملا کر آنکھین
طرفہ عیاری ہماری بت عیار مین ہے

کیا مزا دیتا ہے اے یار جھگڑنا تیرا
لذت قند مکرر تری تکرار مین ہے

دل شیدا کا مرے اور ٹھکانہ ہے کہان
یہہ سیہ بخت خم کاکل خمدار مین ہے




مین ہی تنہا نہین پابند بلا اے محسن
دل ہزارون کا پھنسا کاکل خمدار مین ہے

نہان نظر و نبی وہ رشک چمن ہے
چمن آنکھ نہین ایک پر خار بن ہے

کہوائی بہر شیرین جان شیرین
عجب نادان تو ای کوہکن ہے

ترے خوش قامتی پر مین فدا ہون
ڈہلا سانچے مین ہر عضو بدن ہے

کیا بانکون کو سیدہا تو نے ای بت
خدا کا قہر تیرا بانکپن ہے

رہا کرتا ہے مجمع گلرخون کا
مکان محسن اب رشک چمن ہے

جان تمپہ فدا صورت پروانہ کرینگے
اے شمع خوجان کے پروانہ کرینگے

بیتابی دل کیا ہے جب ضبط ہو اپنا
کہیئے تو تہہ تیغ بھی تڑپا نہ کرین گے

اے شمع دل افروز تری آتش غم مین
پروانہ صفت جلنے کی پروا نہ کرین گے

خوش ہو کے اگر بوسہ نہین دو گی تو لینگے
ایجان خفا ہو گے تو مانگا نہ کرین گے

ہم فقر کے دولت سے غنی ہوگئے محسن
خواہش تری اے دولت دنیا نہ کرینگے

مرا کیون حال پوچہین نامہ بر سے
اونہین کیا کام ہے میری خبر سے

ہوئے پنہان جو تم میرے نظر سے
بہینگے اشک اپنے چشم تر سے

خدا کے یاد کو دل سے بہلایا
لگا کر دل بتان سیمبر سے

کیا کس کے مکان کو تمنے آباد
کہان تھے جانجان تم کہلے پہرتے

تمہارے دید کا طالب ہو محسن
اوسے دیکھو عنایت کی نظر سے

یارب بنا تو عاشق شاہ امم مجھے
اصحاب و آل پاک کا دیکر داغ غم مجھے

اب چاہیئے حضور کا لطف و کرم مجھے
اس چرخ نے دیا ہی پر الم مجھے

ہون دولت وصال محمدؐ سے بہرہ ور
خسرو کا گنج چاہیئے نہ تخت جم مجھے

زیر فلک وہ میکش عالی دماغ ہون
مانگون تو اپنا جام ابھی دیوے جم مجھے

روز جزا مین ایدل محسن یقین ہے
دے گی نجات الفت شاہ امم مجھے

اثر ضرور ہی کچھ نالہ رسا کی لیئے
خبر ہی شرط بلا ریب مبتدا کی لیئے

بتو ستاؤ نہ آنا مجھی خدا کی لیئے
زبانکو کھولونگا مین نہ بد دعا کی لیئے

عدو کو قتل کیا تو نے کسلیئے قاتل
ہمارا حلق نہ تھا خنجر جفا کے لیئے

کہان پسند ہو بے یار جنت الماوا
قبول ہی ہمین دوزخ بھی آشنا کی لیئے

نکلتے کوچہ جانان سے ہم نہ اے محسن
نکالا اوس نے ہمین نالہ و بکا کے لیئے

آغاز محبت مین ہون ناشاد ابھی سے
ہی قلب و جگر مائل فریاد ابھی سے

وہ چند ترا حسن جوانی مین بڑہیگا
دونا ہی صنم حسن خداداد ابھی سے

آیا نہین گلزار مین وہ سرو خرامان
جھک جانے لگا ہی قد شمشاد ابھی سے

اے بلبلو گو فصل بہاری ہی بہت دور
گلشن مین مگر جمع ہین صیاد ابھی سے

کل آئیگا وہ راحت جان تمکو یقین ہے
ہی خاطر ناشاد مری شاد ابھی سے

شاگرد ہی گو حضرت اسخ کا یہہ محسن
پر لوگ اسے کہتے ہین استاد ابھی سے

پھرا دل ہو کے زخمی کوچہ زلف پریشان سے
مژہ نے تیر سے مارا نگہ نے تیغ بران سے

کرے کیا ابر باران چار چشمی چشم گریان سے
سمندر پانی پانی ہی [illegible] سے

سنبھالو تیغ غمزہ کو بتو کہنا مرا مانو
خدا کو منہ دکھانا ہی [illegible] غریبان سے

[illegible] گریہ کرین [illegible]
عیان ہو نوح کا طوفان [illegible] چشم گریان سے

فراق یار مین جلکر [illegible] دل [illegible] محسن
جلا دون مین نہ کیون آسمان کو آہ سوزان سے

رہین گے کبتلک یا دل [illegible] یہہ کبتلک سہا کرینگے
کہو تو کبتلک تمہارے غم مین فغان و بکا کرینگے

ہمین ہی بیماری محبت نہ ہوگی ہمکو عزیز صحت
فلک سے آکر جناب عیسی اگر ہماری دوا کرینگے

فراق سے کب ہی تاب ہمکو یہہ تشنگی ہی عذاب ہمکو
دکھاؤ عارض شتاب ہمکو جلینگے جبتک عطا کرینگے

گلی مین تیری نہ جائینگے ہم نہ بار غم کو اٹھائینگے ہم
نہ دلکو شیدا بنائینگے ہم نہ نام الفت لیا کرینگے

کبھی دیکھیں گے شکل گیسو نہ دامیں الجھیں گے مثل شانہ
دل حزیں کو نہ اپنے محسن اسیر دام بلا کریں گے

متفرقات

نہیں ہے دولت کی مجکو پروا نہیں ہے حشمت کی کچھ تمنا
اگرچہ محتاج ہوں بظاہر طبیعت اپنی ولے غنی ہے

فراق جاناں ستا رہا ہے ہزاروں صدمہ دکھا رہا ہے
کرونگا اپنی کو آپ کشتہ یہ بات دلمیں مگر ٹھنی ہے

ادھمیں ہے محسن جفا کی عادت ہمیں تحمل ہے اور محبت
وہاں ہے ہر لحظہ کبر نخوت یہاں ہمیشہ فروتنی ہے

تمام خلق اگر تجھ سے دلربا پھر جائے
ولے مجال نہیں تجھ سے دل مرا پھر جائے

نصیبا جاگ اٹھے بخت بھی مرا پھر جائے
گلے پہ آپ کا گر خنجر جفا پھر جائے

پھرے نہ بخت زبوں اپنا بیگمان محسن
ہزار بار مرے سر سے گر ہما پھر جائے

مجھے جسدم خیال نرگس مستانہ آتا ہے
تو کیا کیا جوش میں اپنا دل دیوانہ آتا ہے

گذر جب ہی ہوا ہے بزم میں اے شمع رو تیرا
نہ روشن شمع ہوتی ہے نہ یاں پروانہ ہوتا ہے

ٹھہر جا اے دل مخمور محسن تو نہ مضطر ہو
کوئی دم میں یہاں ساقی لیئے پیمانہ آتا ہے

تا در نثار اگر اشک بہاتے جاتے
تو وے موتی کے ہر اک سمت لگاتے جاتے

مجھے بھا گئی ہیں ادائیں تمہاری
بھلا کیوں نہ لوں میں بلائیں تمہاری

بلاؤں سے ہو بڑھ کے اے گیسو تم
بلائیں نہ کیوں لیں بلائیں تمہاری

نہ بھولیگا محسن نہ بھولیگا محسن
اوسے یاد ہیں سب جفائیں تمہاری

تم رہو دور جو انکھوں سے مرے آٹھ پہر
جان کس طرح مرے جسم میں پھر جان رہے

جسطرح چاہو بتو مجھکو ستاؤ بخدا
دل میں باقی نہ تمہارے کوئی ارمان رہے

آپکو کچھ نہ ہوا دھیان ہمارا صاحب
مدتوں آپ پہ مرتے رہے قربان رہے

دولت وصل سے کرتا تو ہے غیروں کو نہال
میں بھی عاشق ہوں ترا میرا بھی کچھ دھیان رہے

خریداری کو آئے نقد لیکے جان و دل عاشق
نہ اک دن کیوں پہ یوسف کیطرح بازار میں آئے

گلو پیرا دم پڑ جائے ہر یک شمشاد کٹ جائے
جو وہ گل پیرہن سرو رواں گلزار میں آئے

ضعف سے اوٹھ نہ سکے ہم وہ لگے جب جانے
پیشوائی کے لئے اشک مگر چل نکلے

چال کچھ اور ہی گفتار کا ہے ڈھنگ جدا
اندنون آپ تو اے رشک قمر چل نکلے

اشتفاق نو بنو کے سزا وار ہین رقیب
ہوتے ہین ظلم یار کے پھیرنئے سے نئے

چاہت نئی ہوئی ہے کسی نوجوان سے
محسن بنین گے شعر کے دفتر نئے نئے

غیرون کی تمہین چاہ مجھے چاہ تمہاری
کیا بات مری جان ہو واللہ تمہاری

ایجان کہو صبح کو آئے ہو کہان سے
ہم دیکھتے ہین شام سے یہان یاد تمہاری

دل سے خیال گیسوئے پیچان نکالیئے
یہہ آستین کے سانپ ہین انکو نہ پالئے

دلکو تسکین مرے حاصل ہو طبیعت کو سرور
کیسی صورت نظر آجاے جو صورت تیری

باغ فردوس مین عاشق نہ ترا رہتا ادداس
ایصنم حورون سے گر ملتی شباہت تیری

دیکھتا ہون مین جسے تیرا ہی دم بھرتا ہے
کون ہے جسکو نہین یار محبت تیری

ہوئے خلق انسان یہان کیسے کیسے
حسین کیسے کیسے جوان کیسے کیسے

نہ آتش نہ ناسخ نہ سودا ہے محسن
ہوئے شاعر نکتہ دان کیسے کیسے

لذر ہونا ترا ممکن نہین اے محسن محزون
کہ اب تو محفل جانان مین غیرونکی رسائی ہے

محسن بھی جم کے رہگیا مانند نقش پا
کوچہ مین اوسکے سیکڑون آئے چلے گئے



سلام

سلامی کربلا مین آج شہ پر کیا مصیبت ہے
ستم ہے رنج ہے غم ہے قلق ہے سخت آفت ہے

لگا جب ذبح کرنے شمر تو حضرت نے فرمایا ق
نہین کچھ ہولمین تیرے او لعین خوف قیامت ہے

گلا یہہ کسکا ہے مین کون ہون کسکی امانت ہون
نہ جانا یہہ شہ عالم ہے سلطان امامت ہے

مسلمانی کا بھی اپنے نہین کچھ پاس ہے تجھکو
پڑھا کرتا ہے کلمہ اور یہہ کیسی عداوت ہے

بلا کر گھر سے مجھکو قتل کرنے کو کمر باندھا
یہہ کیسی میری خدمت ہے یہہ کیسی دعوت ہے

نہین معلوم ہے بیشک نواسہ ہون محمدؐ کا
مجھے زور نبوت ہے مجھے زور ولایت ہے

کہا زینب نے جب آئی صدا اے العطش رغمین
بھلا پانی دیا ہوتا کہ مختار شفاعت ہے

زمین سے تا فلک پہنچا نے اونکی زور کا شہرا
کہ بیٹا ہے علی کا اور مان خاتون جنت ہے

نہ جنجنہ ادٹھا کر ہاتھ مانگی یہہ دعا شہ نے	خدا بخشے اسے جنت مرے نانا کی امت ہے

پس مرداں دہ پایۂ کا صلہ ہین باغ جنت کو
جسے کہتے ہین محسن وہ تو اک مداح حضرت ہے

رباعیات

علی کو بہی شہ انت کو بھلا محسن تو کیا سمجھا	مین سمجھا مالک کوثر وصی مصطفا سمجھا
جہان کے عقل حیران ہے علو جاہ مین اوسکے	کوئی بندہ اوسے سمجھا کوئی اوسکو خدا سمجھا
بیشۂ جرعت و ہمت کا ہے صفدر حیدر	دین و دنیا مین دو عالم کا ہے رہبر حیدر
کیون نہ آفات دو عالم سے رہا ہون محسن	رات دن ورد زبان رہتا ہے حیدر حیدر
جس نے حیدر کا مرتبا جانا	دو نو عالم کا پیشوا جانا
دم ختم کے لیے کوئی محسن	نام حیدر لیا شفا جانا
قبر حیدر کی زیارت کا مجھے عشق جو تھا	قبر کو دیکھ کے ہنگام زبسکہ مین خورسند ہوا
سر جھکائے ہوئے محسن در روضہ پہ گیا	دو قدم بہی نہ چلا تہا کہ یہہ آواز آیا

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ است

علی کے نام پر جن و بشر کی جان قربان ہے	علی ہے جان و دل سب کا علی ہے دین و ایمان ہے
علی مختار دنیا ہے علی جبر غام یزدان ہے	علی قسمت ہے عالم کا علی کا سب یہ احسان ہے

علی کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہے
عصائے پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے

سجع بنام نامی جناب منشی محمد اصغر حسین صاحب خلف الصدق جناب منشی محمد مراد حسین صاحب مرحوم حال مصنف

مرے ماموں صاحب جو ہین شریف	حسن اونکے حامی ہین یاور حسین
سجع نام کا اونکے محسن ہے یہہ	محمد کے ہین سبط اصغر حسین

قطعات

قطعہ تاریخ تولد خواجہ حسن علی عرف خواجہ رستم علی پسر مصنف

مرے گھر مین فرزند پیدا ہوا ۔ ہوئے دلکو میرے نہایت خوشی
لکھا باسم بخت محسن نے سال ۔ تولد ہوئے آج رستم علی

مادہ تاریخ تولد خواجہ حسین علی عرف خواجہ داب علی پسر مصنف

لخت جگر پیدا ہوا ہے ۱۲۹۷ھ

قطعہ تاریخ تولد ہمشیرہ خورد مصنف

خوشی دل کو محسن ہوئی بیطرح ۔ تولد ہوئی جبکہ خواہر مری
کہا مصرعہ سال ہاتف نے یون ۔ تری نیک ہمشیرہ پیدا ہوئی

قطعہ تاریخ وفات جناب حکیم خواجہ احسان علی احسان کانپوری والد مصنف

قضا کی حضرت والد نے جسدم ۔ جگر تیغ الم سے شق ہوا ہائے
سن فصلی مین سال مرگ محسن ۔ کہا دل نے دریغا کیا ہوا ہائے
جو پوچھا دل سے مین نے سال رحلت ۔ قضا کی اب مرے والد نے ہوا ہائے

قطعہ تاریخ وفات خواجہ امداد علی صاحب برادر کلان مصنف

بھائی صاحب نے کی قضا محسن ۔ ہوش کیونکر رہین بجا میرے
مصرعہ سال رو کے دل نے کہا ۔ آہ بھائی نے کی قضا میرے

قطعہ تاریخ وفات جناب ہمشیرہ صاحبہ کلان مصنف

رحلت ہمشیرہ سے محسن علی ۔ ہے مرے دلکو نہایت رنج و غم
حرف منقوط سے سن ہے آشکار ۔ رنج ہے و غم ہے قلق ہے دمبدم

قطعہ تاریخ وفات جناب منشی محمد مراد صاحب نانا مصنف

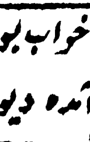
جبکہ ای محسن کیا نانا نے میرے انتقال ۔ حسرتا دردا دریغا آہ و واویلا ہائے
سال فصلی مین کہا موزون تاریخ وفات ۔ ہائے منشی ہائے منشی ہائے منشی ہائے وائے

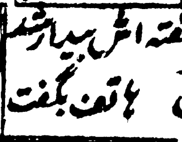
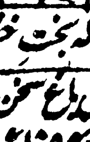
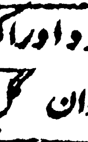
مادہ تاریخ وفات جناب جد مصنف

ہوئے اب داخل خلد برین ہائے
۱۲۸۰ھ فی ورحرف منقوط

تقریظ دلپذیر نتیجۂ قلم جادو رقم مقبول ذوالمنن منشی خواجہ احمد حسن صاحب تخلص احمد سلمہ اللہ

اللہ اللہ حضرت محسن نے گلزار سخن مین کیسے کیسے گلہاے مضامین کھلاے ہین کہ جسکی خوشبو نے
دماغ ارباب مذاق معطر فرمایٔن ہین عرفی اگرچہ بوستان سخن سنجی مین شاعر یگانہ ہی مگر اس
گلزار سخن کے مقابل مین اوسکا کلام بھی سبزہ بیگانہ ہی فردوسی طوسی اگر نہ مرتا تو اس
بوستان بے خزان کو چھوڑکر فردوس کی ہوس نکرتا واقعی ہر مصرع اس دیوان کا لاجواب ہی اور ہر بیت
انتخاب بندشین چست ہین اور الفاظ درست فصاحت اور بلاغت سے معمور ہی تعقید و تعقیت کا کیا
مذکور ہی نام تاریخی سفینۂ منتخب ہی نہایت انسب ہی نام نامی حضرت مصنف کا منشی خواجہ
محسن علی صاحب تخلص محسن مولد آپکا مونگیر وطن آبائی کاتپور ہی اسم گرامی والد ماجد کا حکیم
خواجہ احسان علی صاحب تخلص احسان مشہور ہی جناب حکیم صاحب مرحوم فن طبابت مین ایسے
کامل تھے علم حکمت مین بڑے فاضل تھے سقراط زمان تھے بقراط دوران تھے مصنف
صاحب کو استفاضۂ تلمذ ایسے گوہر بحر فضل و کمال سے حاصل ہے کہ جنکا شہرہ سیکڑون
فرسخ ہے اسم مبارک ونکا جناب مولوی سید محمد عصمت اللہ صاحب حسینی القادری اور تخلص
انسخ ہو شاعر مسلم الثبوت و ہمہ دان ہین سخنور نکتہ پرور و فصیح البیان ہین لطف یہ
ہی کہ حضرت مصنف معمر نہین بلکہ ماشاء خدا نوجوان ہین لیکن کلام مین وہ صفائی اور مشاقی ہی کہ بڑے
بڑے شعرا مشاق انکی ثناخوان ہین طبیعت خداداد ہی استاد ازل کی امداد ہی یارب یہہ گلزار سخن
تیری عنایت سے سرسبز ہین رشک باغ جنان ہی اور گلبند اس بوستان کا صرصر حوادث روزگار سے ہمیشہ محفوظ و
برکران رہی ایک قطعہ تاریخ طبع دیوان سن عیسوی مین نظم کیا ہی فارسی والونکا منہ چڑہایا ہی فقط ؛

اے زہی عقل سلیم محسن عالی وقار		شاعری کردہ ہدیوان یا گل مضمون لسفت	
چون نہ خندہ آورد کوشیدم در سال طبع		سن داین تاریخ گوئی این گل دیگر شگفت	
فکر تاریخ سن طبعش ربود از دیدہ خواب		ناگہان شد چشم بند دختا احمد بگفت	




خواب بود او راکہ بخت خفتہ اش بیدار شد
آمدہ دیوان گل باغ سخن ہاتف بگفت
۱۲۹۴

بسبب عجلت طبع دیوان کے اس مخمس و قطعہ تاریخ کا چھپنا باقی رہگیا تھا لہذا ہمراہ تواریخ طبع دیوان ماہ و طلعنامہ کے چھپا

مخمس بر غزل جناب مولوی سید محمد عصمت اللہ صاحب راسخ

کیا کہون احوال مین اُس قاتل خودکام کا
خون کیا ہے اُسنے لاکھون عاشق بدنام کا
رعب سے اُسکے ہے زہرہ آب ہر ضرغام کا
شہرا پھیلا ہے جو اُسکے چشم خون آشام کا
ہوش اُڑتا ہے فلک پر خوف سے بہرام کا

اب زمانہ جاچکا ہے راحت و آرام کا
سامنا رہتا ہے ہر دم رنجش و آلام کا
عشق گیسو مین ہوا قیدی بلا کے دام کا
عشق ہے مجھکو زبس خط زمرد فام کا
سبز ہے یکسر دہوان آہ دل ناکام کا

حال اپنا دوستو کب قابل ارقام ہے
آج کل بر ہم نہایت خاطر ناکام ہے
دود دل سے اک قلم اب راحت و آرام ہے
دل مرا قیدی بنے وہ گیسوے مشکین غلام
حلقہ گیسو ہے گویا قید خانہ شام کا

ہون مریض ناتوان و زار و خستہ جگر
بستر غم پر پڑا رہتا ہون مین آٹھون پہر
اے طبیبو جلد لو بہر خدا میری خبر
رو کے یاد چشم مین پیدا ہوا دوران سر
ہو گیا اُلٹا اثر اب وعدہ بادام کا ✣ ✣

آج ہم اُس غیرت گلشن کی لکھتے ہین صفت
سر بسر اُسکے رخ روشن کی لکھتے ہین صفت
موبمو اب گیسوے پرفن کی لکھتے ہین صفت
اک قلم چشم شکار افگن کی لکھتے ہین صفت
اپنے مخمسہ پر گمان ہے تحفہ مہر عالم کا

ہے تجمل نرگس چمن مین دیدۂ مخمور سے ✣
ہے ضیا اُسکے جبین مین بڑھکے صبح طور سے
اُسکا چہرا اپنے کہین بہتر عذار حور سے
خط جو بنوایا تو تاثیر رخ پرنور سے ✣ ✣ ✣
صبح سان روشن ہوا ہے استراحام کا

گیسوے پرخم کا مجھکو عمر بھر سودا رہا
جوشش وحشت نے الدم شہر مین رہنے دیا
دل کے بہلانے کو گاہے جانب گلشن گیا
باغ مین سنبل پہ دھوکا مار پیچان کا ہوا
دھیان جب آیا سیاہی زلف عنبر فام کا

فضل حق سے ہین گل مضمون شگفتہ سر بسر
ابر فکرت سے گلستان سخن ہین سبز تر
فکر عالی کا ہے میری چرخ ہفتم پر گذر
اس سے اُڑکر جائینگے اب طائر معنی کدہر
مرغ سدرہ قید ہے فکر رسا کے دام کا

فکر عالی کو کیا ہے حق نے خضر راہ بر ✣ ✣
دشت مضمون کا پتہ ملتا ہے محسن سر بسر
ہے یہ شعر حضرت اُستاد فرخندہ سیر
شاہد معنی تلک ہوتا ہے بس اس سے گذر
فکر عالی زینہ ہے راسخ سخن کے بام کا

قطعات تاریخ از مصنف

قطعۂ تاریخ تولد فرزند ارجمند ڈاکٹر شرافت علی صاحب ساکن کلکتہ

دل اپنا ہوا اسکہ بشاش محسن — ہوا جب کہ پیدا شرافت کا بیٹا
کہی سینے نے العفور تاریخ ہجری — ۱۲۸۶ — شرافت کا لڑکا ہوا آج پیدا

قطعۂ تاریخ تولد خواجہ محسن علی عرف خواجہ رستم علی پسر کلان مصنف

ہوا لڑکا سا مہ ہوا پیدا — کرے خالق اسے سدا فیروز
صوری و معنوی میں ہے تاریخ — ۱۲۸۷ — ماہ کاتک کے بست پنجم روز

قطعۂ تاریخ تولد ہمشیرہ خورد مصنف

ہوی ہے خلق جو ہمشیر محسن — کرے خالق اسے عالم میں ممتا
یہ تاریخ تھی دل کو جو خواہش — ۱۲۷۳ — ہوئی خواہر تولد آئی آوارا

قطعۂ تاریخ طبع دیوان مولوی عبد الرؤف صاحب تسنیم شاگرد جناب مولوی امیر سیخ صاحب

چھپی نظم تسنیم نکتہ پرور شو شو — ہوا دل شاد ہر اہل سخن کا شو
سر و شر اعینکہ لیکر حرف منقوط — ۱۲۸۹ — یہ نسخہ چھپ گیا ہے خوب بولا

قطعۂ تاریخ تذکرہ غنچہ ارم مولفہ جناب حافظ محمد علی نجف صاحب کیف رامپوری

مضمون سے گل اسمین لا کھون ہین بہتر — کیونکر نہ کہین اسکو ہے یہ چمن شعرا
تاریخ کا اے محسن جسدم وقت خیال آیا — ۱۳۰۱ — خامے نے مرے لکھا زیبا سخن شعرا

قطعۂ تاریخ وفات خواجہ امداد علی برادر کلان مصنف

بڑے بھائی مرے جو تھے ذی شعور — سو سے خلد رخصت ہوے وائے حیف
سن سنگہ مین ان کا سال وفات — ۱۲۶۵ — ظہور تم قضا کر گئے ہائے حیف شو شو

قطعۂ تاریخ وفات ظہوری خانسامان والد ماجد حافظ عبد العزیز عضنفر

ظہوری نے جسدم کیا انتقال — مرے دل کو محسن ہوا غم بڑا
یہ سال رحلت محسن شتاب — ۱۲۹۰ — ظہوری ہوے حیف ہے لکھدیا

ولہ

قضا کی ظہوری نے جو محسن — مرے دل کو عجب صدمہ ہوا
کہی ہے عیسوی سن مین یہ تاریخ — ۱۸۷۳ — ظہوری حقیقی اب مر گیا ہے

قطعۂ تاریخ وفات بی بی آمنہ زوجہ قربان علی ڈاکٹر خادم درگاہ جمعہ شاہ صاحب

گئین تارک جہان کو آج افسوس — یہاں سے آمنہ صاحب عصمت امینہ
ہوی مجھکو تلاش سال مردن — ۱۲۸۰ — ہوئین جنت مور رحمت امینہ
کہا جنت سے یون رضوان نے محسن — ہوئی ہین داخل جنت امینہ

قطعۂ تاریخ وفات جناب مولوی کرامت علی صاحب واعظ جونپوری شو شو

کرامت علی نام واعظ جو تھے — گئے سوے جنت و لاحیف حیف
لکھی سینے تاریخ مردن کی آج — ۱۲۹۰ — مرے مرشد رہنما حیف حیف

قطعۂ تاریخ وفات جناب مولوی آغا احمد علی صاحب کہ در مدرسہ عالیہ کلکتہ مدرس بودند

آغا احمد سے ملے مبارک ہو یہ سال وفات دل سے کہا	۱۲۹۰ھ ولہ	زیب باغ جنان ہوئے ہین آج آغا احمد سے ملے ہوئے ہین آج
مدرس ہیچ بآغا احمد سے ملے سمن برگ فیصلے مین محسن لکھو	۱۲۹۰ھ	گئے جانب خلد وہ ہائے وائے مدرس کی آئی قضا وائے ولے
قطعہ تاریخ وفات جناب ہمشیرہ صاحبہ کلان مصنف		
ہوئی جب کہ ہمشیرہ نیک خو لیے سال ترحیل تب یک بیک	۱۲۷۵ ف	تو چھائی مرے دل پہ غم کی گھٹا دریغا ہوئی آج آئی ندا
قطعہ تاریخ وفات دختر نیک اختر جناب مولوی سید محمد صمد الله الاسلم		
دختر استاد محسن نا شاد سال مردن کہا مرے دل نے	۱۲۹۵ھ	داخل اب خلد مین ہوئین بے کیف تو اہر پارسا ہوئی ہین حسیت
قطعہ تاریخ وفات منشی رفیق الدین احمد صاحب متولی مسجد تالاب کلکتہ		
وا گلشن دہر کو چھوڑ کر کہا حرف منقوط مین سال تب	۱۲۸۵ ھ	سوئے خلد داخل ہوئے ہین رقیب کہ جنت مین داخل ہوئے ہین رقیب
قطعات تاریخ طبع و ترتیب این دیوان از شعرائے ذی وقار		
رشحۂ قلم معجز رقم اکمل الکلام امام الفصحا مخدوم الانام مرشد خاص و عام عالیجناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الغفور خان بہادر متخلص بہ نساخ زاد حشمتہ		
جمع جو محسن سخنور نے کیے اپنے شعر مصرعۂ تاریخ کہا فکر نے	۱۲۹۷ھ	شاد ہوئے خاطر اہل ہنر آج مدون ہوئے اشعار تر
چکیدۂ کلک گہر سلک افصح الفصحا ابلغ البلغا جناب مولوی سید محمد عصمت الله الاسلم صاحب استاد مصنف		
چھپا مطبع مین جب دیوان محسن کہا یون مصرعۂ تاریخ دل نے +	۱۳۰۱ھ	ہوئی مجھکو ہوئی بے انتہا عجب چھپا تلمیذ کا دیوان ہے اب
از نتیجۂ فکر بلند مشہور نزدیک و دور جناب خواجہ والاعلی صاحب متخلص بہ سرور شاگرد جناب آتش مرحوم		
فضل خدا سے جب یہ ہو دیوان کا اختتام جبدم سرور فکر مین تاریخ کے گیا	۱۳۰۱ھ	محسن کو اوسکے چھپنے سے کیونکر ہو نہ عید آئی ندائے غیب سے شیرین سخن جدید
از شاعر نکتہ دان شیوہ زبان جناب منشی عبد الرحیم صاحب [illegible] شاگرد جناب حکیم سید محمد سجاد صاحب [illegible]		
نظم محسن چھپی بہ حسن وجہ فکر تاریخ نے کو کیا ہے امید	۱۳۰۱ھ	مدح خوان خلق جس کی کثیر ہے گلدستہ دیوان خوب بہتر ہے
طبعزاد عالی جناب حافظ عبد الشکور صاحب مہر سہالی ماندوی موہن بالیاز ادم دین کے شہاز شاگرد کمینہ مولوی الاسلم صاحب		
چھپا کیا خوب یہ دیوان ہے خواجہ محسن کا پئے تاریخ طبع اس کی جب جاچ فکر کی ہمنے	۱۳۰۱ھ	جو رنگین طبع ہین کہتے ہین گلستان سخن ہے یہ ہمارے کلک نے لکھا گلستان سخن ہے یہ
از شاعر فرید وحید جناب حافظ عبد الحمید صاحب حمید شاگرد جناب مولوی الاسلم صاحب		
اے حمید اسکی کیا لکھون مین تعریف مصرعۂ سال طبع دل نے کہا	۱۳۰۱ھ	ہے یہ دیوان عزت گلزار + چھپ گیا آج دفتر اشعار

از سخنور نکتہ پرور والا جاہ جناب حافظ عبدالعزیز صاحب غضنفر شاگرد جناب مولوی النسخ صاحب

میرے مشفق خواجہ والا تبار ✢ اے غضنفر مین نے بہ سال طبع ✢	۱۳۰۱ ھ	بفضل حق سے اون کا دیوان چھپ گیا ✢ چھپ چکا ہے خوب دفتر لکھ دیا ✢

از شاعر خوش خلق و خوش گو جناب منشی عبدالصمد صاحب تخلص حسن شاگرد جناب مولوی النسخ صاحب و برادر مصنف ✢ ✢ ✢

برادر مین جو میرے خواجہ محسن سے ملے ✢ جو سال طبع کے خواہان ہو حسن و ✢	۱۳۰۱ ہجری	چھپا ہے منتخب دیوان اون کا ✢ لکھو تم نسخہ اشعار چھپا ✢ ✢

نازک خیال شیرین مقال جناب خواجہ محمد امین صاحب تخلص کامات شاگرد جناب مولوی النسخ صاحب ✢

مثال اوسکے نہین عالم مین پیدا ✢ سن فکر مین اسے تاگھات فوراً ✢	۱۲۹۱ ف	یہ دیوان ہے نہایت پر فصاحت ✢ لکھو تاریخ تم کشف متانت ✢ ✢

از سخنور شیرین زبان حافظ قرآن جناب حافظ نعمت اللہ صاحب نعمت شاگرد جناب مولوی النسخ صاحب ✢

مہر دیوان است این دیوان محسن ✢ ✢ ز فکر خویش اے نعمت بہ تعجیل ✢	۱۳۰۱	بود ہر لفظ تقریر ستودہ ✢ ✢ بگو سالش چہ تحریر ستودہ ✢ ✢

از مصنف

فخر کیونکر کرین نہ سب شاعر ✢ فخر یہ مین نے جب لکھی تاریخ ✢	۱۲۹۱ ف	طبع دیوان ہوا ہے محسن کا ✢ آیت فخر مادہ نکلا ✢ ✢

غلطنامہ دیوان محسن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۵	بودل	اودسے
"	۱۱	اوصاف	اضاف
	۲۱	جاه	جاه
۴	۱	تبسم	تبسم
"	۱۳	ابرومین	ابرومین
۵	۸	بالی مین	آستین مین
"	۱۷	کی	مین
"	۱۰	بنا ہون	بناؤ بنا ہون
۶	۱۱	[illegible]	[illegible]
۷	۲۲	جھکادی	جھکایا
"	۲۳	[illegible]	[illegible]
۸	۲	رسیلا	[illegible]
۱۱	۹	ر	[illegible]
۱۲	۹	مجھ سے	[illegible]
۱۳	۱۵	تو	تو
۱۳	۱۶	ورا	در
۱۵	۱۲	تو	تو
۱۶	۱۱	مہر	مہر و مہر
۸	۱۳	سیپارہ	سیپارہ
۱۷	۱۰	سے	سے
۱۸	۱۰	سے	مین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹	۹	سنبل عاشق	گہو سنبل
"	۷	اگر	کر
"	۱۶	بیر سے	دری
۸	۱۹	سیر	سر
"	۲۰	مرا سکے	مرا سکتے
"	۳۰	آ سکے	لائق ہے
"	۲۴	جاسے ہے	بجا ہین
۲۰	۵	دماغ	دل
"	۹	[illegible]	[illegible]
۲۱	۶	ہو مین	[illegible]
۲۲	۱۱	مجھکو	مجھکو
"	۲۴	سیر	سر
"	۱۵	مین	ہے
"	۲۰	جب	حسب
۲۳	۳	بچے	[illegible]
۲۳	۳	بچے	بچے
۲۴	"	بھرے	برا
۲۴	"	[illegible]	[illegible]
۱	۱۱	[illegible]	[illegible]
"	۱۶	جب	[illegible]
"	۲۰	شانہ	جانہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵	۲	زمین	زمین پر
"	۳	اپنے ہیے	اپنے ہین
"	۱۵	ہوئے	ہوئے
۲۶	۱۷	بجد	بجد
۳۰	۱۱	دقت	فرقت
"	۱۵	قدردست	قدر راست
"	۲۱	سمجھے سے	سمجھے
۳۱	۹	نوکر	ہم
"	۱۸	جسدا	جلدا
۳۲	۸	[illegible]	[illegible]
۳۳	۱۵	سے	ہے
۳۴	۱۹	ہدایت	ہدایت
۳۶	۱۱	بحر دنارد	[illegible]
[illegible]	۱۲	ابی	ابھی
"	۱۷	سے	[illegible]
۳۸	۳	آکل	آکل
"	۱۵	کریکہ	کریکی
۳۹	۱۸	صدف	صدف
۴۰	۱۳	لوٹے	لوٹے
۴۲	۲۱	جب	وقت
۴۴	۱۰	ہوتے سے	انبار سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۵	۱۱	ہوسے	ہوسے
"	۱۶	ذبحہ	ذبح
۴۶	۷	جرئت	جرات
"	۹	کو	[illegible]
۴۷	۱۱	ہوا سے	ہوا اوسے
"	۲۰	زنا سے	دنا سے
"	۲۱	[illegible]	[illegible]
"	۲۳	ہاسے	ہے
۴۸	۳	فرما مین	فرما سے
۴۹	۸	بچہ جمال	جمال